# ماہنامہ انصاراللہ ربوہ

نومبر ۱۹۹۸ء

ایڈیٹر
نصراللہ خاں ناصر

# روحانی خوبصورتی

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں۔ ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآن شریف کا لفظ ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۰۹-۲۱۰)

احمدی انصار کی تربیت کے لئے

# ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

نبوت ۱۳۷۷ ہش
نومبر ۱۹۹۸ء

ایڈیٹر
نصر اللہ خاں ناصر

پبلشر:- چوہدری محمد ابراہیم
پرنٹر:- قاضی منیر احمد
مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت:- دفتر ماہنامہ انصار اللہ
دار الصدر جنوبی ربوہ

## اِس شمارہ میں



جلد ۳۹ - شمارہ ۱۱

## شرح چندہ

پاکستان ---- ساٹھ روپے سالانہ
قیمت فی پرچہ ---- چھ روپے

اداریہ

# تحریک جدید الٰہی تحریک ہے

خدائے بزرگ و برتر کی یہ تقدیر ہے کہ دین حق کی نشاۃ ثانیہ "مسیح موعود اور مہدی معہود" کے ذریعہ ہونا تھی اور اس مبارک وجود کے ہاتھوں ہی قرآن کی حکومت مقدر تھی تا تاریکی و ظلمت کے بادل چھٹ جائیں اور تمام تر خوبیوں سے معمور ایک حسین معاشرہ قائم ہو۔

اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے غلبہ حق کی خبریں دیں اور آپ کے ہاتھوں دین کی نشاۃ ثانیہ کی بنیاد پڑی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو "قدرت ثانیہ" کے ظہور کی بھی خبر دی تا کہ اس مقدس کام کی تکمیل ہو۔ اس الٰہی سلسلہ کی عظیم الشان ترقی اور غلبہ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ "خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں" (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶ ۔ ۳۰۷)

نیز فرمایا۔ "خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا" (تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹)

جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ اس غلبہ کی تکمیل "قدرت ثانیہ" کے ذریعہ ہو گی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے غلبہ دین حق کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نظام قدرت ثانیہ قائم فرمایا تا کہ دین کی مضبوطی اور غلبہ کا عظیم الشان کام سرانجام پائے۔ چنانچہ قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود ...... کے ہاتھوں تحریک جدید کی بنیاد ڈالی گئی جو الٰہی تحریک ہے۔ آپ نے اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: "...... میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی .... میں بالکل خالی الذہن تھا۔ اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"

(الفضل ۲ دسمبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۵)

پھر اس تحریک میں شمولیت کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان

باقی صفحہ ۹ پر

امام الکلام

# عظمت کا باعث فقط تقویٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے اور ایسا ہی کبھی خود غضب عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے، کیونکہ غضب اس وقت ہو گا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جائے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔ اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (الحجرات: ۱۲)........

یہ جو مختلف ذاتیں ہیں یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کے لئے یہ ذاتیں بنائیں اور آجکل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ میرے نزدیک ذات کی کوئی سند نہیں۔ حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے۔

خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔ وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے جس سے ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۲، ۲۳)

کلام الامام

# تقویٰ عظیم الشان نعمت اور فضل ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول .... فرماتے ہیں:۔ ”تقویٰ عظیم الشان نعمت اور فضل ہے جسے ملے۔ انسان اپنی ضروریات زندگی میں کیسا مضطرب اور بے قرار ہوتا ہے خصوصاً رزق کے معاملہ میں لیکن متقی ایسی جگہ سے رزق پاتا ہے کہ کسی کو تو کیا معلوم ہوتا ہے خود اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ ...... انسان بسا اوقات بہت قسم کی تنگیوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ متقی کو ہر تنگی سے نجات دیتا ہے جیسے فرمایا..... انسان کی سعادت اور نجات کا انحصار علوم الٰہیہ پر ہے کیونکہ جب تک کتاب اللہ کا علم ہی نہ ہو وہ نیکی اور بدی اور احکام رب العالمین سے آگاہی اور اطلاع کیونکر پا سکتا ہے مگر تقویٰ ایک ایسی کلید ہے کہ کتاب اللہ کے علوم کے دروازے اسی سے کھلتے ہیں اور خود اللہ تعالیٰ متقی کا معلّم ہو جاتا ہے۔ ...... انسان اپنے دشمنوں سے کس قدر حیران ہوتا اور ان سے گھبراتا ہے لیکن متقی کو کیا خوف۔ اس کے دشمن ہلاک ہو جاتے ہیں ...... اللہ تعالیٰ سے دوری اور بُعد ساری نامرادیوں اور ناکامیوں کی اصل ہے مگر متقی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے ...... تقویٰ ایسی چیز ہے جو انسان کو اپنے مولیٰ کا محبوب بناتی ہے ...... تقویٰ کے باعث اللہ تعالیٰ متقی کے لئے متکفل ہو جاتا ہے اور اس سے ولایت ملتی ہے ...... پھر تقویٰ ایسی چیز ہے کہ دعاؤں کو قبولیت کے لائق بنا دیتا ہے...... بلکہ اس کے ہر فعل میں قبولیت ہوتی ہے۔ غرض تقویٰ جیسی چیز کی طرف توجہ دلائی ہے اور تقویٰ نام ہے اعتقادات صحیحہ۔ اقوال صادقہ۔ اعمال صالحہ۔ علوم حقہ۔ اخلاق فاضلہ۔ ہمت بلند۔ شجاعت و استقلال۔ عفت۔ حلم۔ قناعت۔ صبر کا۔ حسن ظن باللہ۔ تواضع۔ صادقوں کے ساتھ ہونے کا۔ پس تقویٰ اپنے رب کا اختیار کرو“۔　　(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ ۲۔ ۳)

”تقویٰ کے حصول کا یہ ذریعہ ہے کہ انسان اپنے عقائد اور اعمال کا محاسبہ کرے اور اس امر کو ہمیشہ مد نظر رکھے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا جب تم یہ یاد رکھو گے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حال کا نگران ہے تو ہر قسم کی بے حیائی اور بدکاری کی راہ سے جو تقویٰ سے دور پھینک دیتی ہے بچ سکو گے۔ دیکھو کسی عظیم الشان انسان کے سامنے انسان بدی کے ارتکاب کا حوصلہ نہیں کر سکتا۔ ہر ایک بدی کرنے والا اپنی بدی کو مخفی رکھنا چاہتا ہے پھر جب خدا تعالیٰ کو رقیب اور بصیر مانے گا اور اس پر سچا ایمان لائے گا تو پھر ایسے ارتکاب سے بچ جائے گا“۔　(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ ۴)

## عربی منظوم کلام

وَلَهُ التَّفَرُّدُ فِی الْمَحَامِدِ کُلِّهَا وَلَهُ عَلَاءٌ فَوْقَ کُلِّ عَلَاءِ

اور اسے تمام صفات میں یگانگت حاصل ہے اور اسے ہر بلندی سے بڑھ کر بلندی حاصل ہے

اَلْعَاقِلُوْنَ بِعَالَمِیْنَ یَرَوْنَهُ وَالْعَارِفُوْنَ بِهِ رَءَوْا اَشْیَاءِ

عقلمند لوگ تو کائنات کے ذریعہ اسے دیکھتے ہیں اور عارفوں نے اس کے ذریعہ اشیاء کو دیکھا ہے

هٰذَا هُوَ الْمَعْبُوْدُ حَقًّا لِّلْوَرٰی فَرْدٌ وَّحِیْدٌ مَّبْدَءُ الْاَضْوَاءِ

یہی مخلوقات کے لئے معبود بر حق ہے وہ ایک یگانہ و یکتا ہے اور سب روشنیوں کا مبداء ہے

هٰذَا هُوَ الْحِبُّ الَّذِیْ اٰثَرْتُهُ رَبُّ الْوَرٰی عَیْنُ الْهُدٰی مَوْلَائِیْ

یہی وہ محبوب ہے جسے میں نے (سب پر) ترجیح دی ہے۔ مخلوقات کا رب، سرچشمہ ہدایت اور میرا مولا ہے

نَدْعُوْهُ فِیْ وَقْتِ الْکُرُوْبِ تَضَرُّعًا نَرْضٰی بِهِ فِیْ شِدَّةٍ وَّ رَخَاءِ

بے قراری کے وقت ہم اسے عاجزی سے پکارتے ہیں اور سختی اور نرمی میں اسی پر خوش ہیں

هَوْجَاءُ اُلْفَتِهٖ اَثَارَتْ حُرَّتِیْ فَفَدٰی جَنَانِیْ صَوْلَةَ الْهَوْجَاءِ

اس کی الفت کے بگولے نے میری خاک اڑا دی۔ پس میرا دل اس بگولے پر فدا ہو گیا

اَعْطٰی فَمَا بَقِیَتْ اَمَانِیْ بَعْدَهٗ غَمَرَتْ اَیَادِی الْفَیْضِ وَجْهَ رَجَائِیْ

اس نے مجھے اتنا دیا کہ اس کے بعد کوئی آرزو باقی نہ رہی۔ اس کے فیض کے احسانات (کی کثرت) میری امید کی انتہائی بلندی پر بھی چھا گئی

(انجام آتھم روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۷)

## فارسی منظوم کلام

O

ہر کہ ترکِ خود کند یابد خدا چیست وصل از نفسِ خود گشتن جُدا

جو خودی کو ترک کرتا ہے وہ خدا کو پا لیتا ہے وصل کیا چیز ہے اپنے نفس سے الگ ہو جانا

لیک ترکِ نفس کَے آساں بود مُردن واز خود شدن یکساں بود

لیکن نفس کو مارنا آسان کام نہیں مرنا اور خودی کا چھوڑنا برابر ہیں

تا نہ قربانِ خدائے خود شویم تا نہ محوِ آشنائے خود شویم

جب تک ہم اپنے خدا پر قربان نہ ہو جائیں اور جب تک اپنے دوست کے اندر محو نہ ہو جائیں

تا نباشیم از وجودِ خود بروں تا نہ گردد پُر زِ مہرش اندروں

جب تک ہم اپنے وجود سے علیحدہ نہ ہو جائیں اور جب تک سینہ اس کی محبت سے بھر نہ جائے

تا نہ بر ما مرگ آید صد ہزار کَے حیاتے تازہ بینیم از نِگار

جب تک ہم پر لاکھوں موتیں وارد نہ ہوں تب تک ہمیں اس معشوق کی طرف سے نئی زندگی کب مل سکتی ہے

از خِردمنداں مرا انکار نیست لیکن ایں رَہ راہِ وصلِ یار نیست

مجھے داناؤں کی عقلمندی سے انکار نہیں مگر یہ یار کے وصل کا راستہ نہیں ہے

تا نباشد عشق و سَوداؤ جنوں جلوہ ننمائید نگارِ بے چگوں

جب تک عشق اور سودا اور جنون نہ ہو تب تک وہ بے مثال معشوق اپنا جلوہ نہیں دکھاتا

(سراج منیر روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۰)

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ

# حقائق و معارف اور اسرار علمیہ

مرتبہ:۔ ریاض محمود باجوہ

## سرمہ چشم آریہ (روحانی خزائن جلد ۲)

## قرآن شریف کے اتباع

"قرآن شریف کے اتباع سے برکات الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے خدائے تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اترتے ہیں اور معارف اور نکات ان کے مونہہ سے نکلتے ہیں ایک قوی توکل ان کو عطا ہوتی ہے اور ایک یقین محکم ان کو دیا جاتا ہے اور ایک لذیز محبت الٰہی جو لذت وصال سے پرورش یاب ہے ان کے دلوں میں رکھی جاتی ہے۔ اگر ان کے وجودوں کو ہاون مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز حُبِّ الٰہی کے اور کچھ نہیں" (صفحہ ۷۹ حاشیہ)

## معرفت الٰہی

"اس دنیا میں اس سے بڑھ کر اور کوئی معرفت الٰہی کا اعلیٰ رتبہ نہیں ہے کہ انسان اپنے رب کریم جل شانہ سے ہم کلام ہو جائے۔" (صفحہ ۲۳۹)

## حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبدّل تام اور سید المبدّلین اور امام المطہّرین تھے جن کو قادر مطلق نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا تھا اس لئے تمام سراپا وجود ان کے کا حقیقت میں معجزہ ہی تھا۔" (صفحہ ۶۹ حاشیہ)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی و انشراح صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکل و وفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلی و اصفا تھے۔"

(صفحہ ۷۱ حاشیہ)

"وہ انسان کامل جو آفتاب روحانی ہے جس سے نقطہ ارتفاع کا پورا ہوا ہے اور جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ ہے

وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔" (صفحہ ۲۴۶ حاشیہ)

## مقام قاب قوسین

پھر نزدیک ہوا (یعنی اللہ تعالیٰ سے) پھر نیچے کی طرف اترا (یعنی مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کے لئے نزول کیا) پس اسی جہت سے کہ وہ اوپر کی طرف صعود کر کے انتہائی درجہ قرب تام کو پہنچا اور اس میں اور حق میں کوئی حجاب نہ رہا اور پھر نیچے کی طرف اس نے نزول کیا اور اس میں اور خلق میں کوئی حجاب نہ رہا۔ یعنی چونکہ وہ اپنے صعود اور نزول میں اتم و اکمل ہوا اور کمالات انتہائیہ تک پہنچ گیا اس لئے دو قوسوں کے بیچ میں یعنی وتر کی جگہ میں جو قطر دائرہ ہے اتم و اکمل طور پر اس کا مقام ہوا بلکہ وہ قوس الوہیت اور قوس عبودیت کی طرف اس سے بھی زیادہ تر جو خیال و گمان و قیاس میں نہیں آسکتا نزدیک ہوا۔" (صفحہ ۲۶۴۔۲۶۵ حاشیہ)

## ایقان یا علم الیقین

"جب ایک خبر کی صحت پر وجوہ کاملہ قیاسیہ اور دلائل کافیہ عقلیہ مل جائیں تو اس بات کا نام ایقان ہے جس کو دوسرے لفظوں میں علم الیقین بھی کہتے ہیں۔" (صفحہ ۷۴)

## ربوبیت کا تقاضا

"خدا تعالیٰ کی ربوبیت تقاضا کرتی ہے اور جوش مارتی ہے کہ لوگ اس کی سیدھی راہ پر قدم مار کر ناکردنی کاموں سے بچ کر اور اس کی پرستش و اطاعت میں محو ہو کر اپنی سعادت مطلوبہ کو پالیں۔" (صفحہ ۲۶۴)

## عرفان

"جب خدائے تعالیٰ خود اپنے خاص جذبہ اور موہبت سے خارق عادت کے طور پر انوار ہدایت کھولے اور اپنے آلاء و نعماء سے آشنا کرے اور لدنّی طور پر عقل اور علم عطا فرماوے اور ساتھ اس کے ابواب کشف اور الہام بھی منکشف کر کے عجائبات الوہیت کا سیر کراوے اور اپنے محبوبانہ حسن و جمال پر اطلاع بخشے تو اس مرتبہ کا نام عرفان ہے۔" (صفحہ ۷۴۔۷۵)

## تقویٰ

"تمام و کمال مدار ثواب اور استحقاق قرب و توصل الٰہی کا تقویٰ پر ہے۔" (صفحہ ۸۴ حاشیہ)

## جنت دائمی

"جو بدرجۂ اکمل و اتم مظہر العجائب ہے جس کی نہریں اسی دنیوی حیات میں جوش مارنا شروع کرتی ہیں۔ جس کے درخت اسی جگہ کی آبپاشی سے نشو و نما پاتے جاتے ہیں۔" (صفحہ ۵۱)

## علم روح

"علم روح حاصل کرنے کے لئے ایماندار اور عارف باللہ ہونا ضروری ہے۔" (صفحہ ۱۷۳)

## روحیں

"روحیں جو خدائے تعالیٰ کے ہاتھ سے نکلی ہیں اپنے صانع کی سیرت و خصلت سے اجمالی طور پر کچھ حصہ رکھتے ہیں۔" (صفحہ ۱۶۹)

## کشفی اسرار اور عقل

"اسی دنیا میں صاحب کشف پر ایسے ایسے اسرار ظاہر ہوتے ہیں کہ ان کی کنہ کو سمجھنے میں بکلی عقل عاجز رہ جاتی ہے۔" (صفحہ ۱۷۸ حاشیہ)

## فرشتے

"ظاہری فرشتے تو معلوم ہی ہیں مگر پاک اخلاق اور پاکیزہ حالتیں اور شوق و ذوق سے بھری ہوئی وارداتیں اور درد دل اور جوش محبت اور صدق و صفا و تبتل و وفا و توکل و رضا و نیستی و فنا اور شورش ہائے عشق مولیٰ ایک قسم کے فرشتے ہی ہیں۔" (صفحہ ۶۹ حاشیہ)

---

بقیہ اداریہ:- کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہو میری اس تحریک پر آگے جائے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرے گا اس کا ایمان کھویا جائے گا" (الفضل ۱۸ نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۶ کالم ۳)

احباب جماعت احمدیہ نے ہمیشہ اس عظیم الشان تحریک پر نہایت جوش و خروش سے لبیک کہا اور ہر دور میں مالی قربانی اور اس کے دیگر مطالبات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آج اس کے ثمرات دنیا بھر میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ تحریک جدید کا نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کو دعوت فکر دے رہا ہے کہ وہ اس تحریک کے تمام مطالبات پر مالی قربانیاں ہوں یا جانی پورے جوش و اخلاص سے عمل پیرا ہوں۔

# تحریک جدید - حضرت مصلح موعود کے چند اہم ارشادات

مرسلہ: خالد محمود الحسن بھٹی قائد تحریک جدید

تحریک جدید کے سال نو کے پیش نظر حضرت خلیفتہ المسیح الثانی "المصلح الموعود"........ کے چند اہم ارشادات ہدیہ قارئین کئے جا رہے ہیں:-

## (دین حق) کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے مزدور

"اس وقت جو کام ہمارے سپرد ہے وہ ایسا عظیم الشان ہے کہ جس کی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ مگر اس کو مکمل کرنا اب ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پکار رہے ہیں کہ اے مزدورو!!! آؤ اس عمارت کی تکمیل کرو۔ مگر ہم میں سے بہت لوگ ایسے ہیں کہ جو بھاگتے پھرتے ہیں اور قربانیوں سے گریز کر رہے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سامنے خوشی کے ساتھ کھڑا ہونے کا موقعہ نہیں ملے گا۔ جو لوگ خوشی کے ساتھ قربانیاں کریں گے اور خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کر دیں گے (دین حق) کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے اور (دین حق) کے معمار ہوں گے اور وہی لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعتوں میں سے سمجھے جائیں گے اور اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہوں گے کیونکہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔" (تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین صفحہ ۱۸-۱۹)

## مت خیال کرو کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے

یہ خیال مت کرو کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔ نہیں، بلکہ میں اس کا ایک ایک لفظ قرآن کریم سے ثابت کر سکتا ہوں اور ایک ایک حکم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں۔ مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانے والے دل کی ضرورت ہے۔ پس یہ مت خیال کرو کہ جو میں نے کہا ہے وہ میری طرف سے ہے۔ بلکہ یہ اس نے کہا ہے جس کے ہاتھ میں تمہاری جان ہے۔ میں اگر مر بھی جاؤں تو دوسرے سے یہی کہلوائے گا اور مرنے کے بعد اور سے۔ بہر حال چھوڑے گا نہیں جب تک تم سے اس کی پابندی نہ کرا لے۔ یہ پہلا قدم ہے۔" (ایضاً صفحہ ۴۲-۴۳)

## تحریک جدید کا جہاد کبیر ایک تاریخی دور ہے

"اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ اس قسم کی تحریک صدیوں میں کوئی ایک ہی ہوا کرتی ہے اور اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا دور ایک یادگار زمانہ اور ہے جس کی تمام انبیاء اور مرسلین نے حضرت نوحؑ سے لے کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک خبر دی ہے اور اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ آپ کے کام کو مضبوط کرنے اور اشاعت احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے جو قیامت کے دن بہت سی جماعتوں پر جو نظر آ رہی ہیں ہماری جماعت کو زیادہ اہمیت دینے اور زیادہ عزت کا مستحق بنانے والا ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے اور (......) احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کر دے۔" (ایضاً صفحہ ۲۰)

## نجات کی طرف دوڑو!

(۱) "اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ ان کو جنت دے گا......"

(۲) "دنیا میں آج خدا تعالیٰ کو قریباً ہر گھر سے اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اے احمدی مخلصو!!! خدا تعالیٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کرو گے؟"

(۳) "سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہر سال لاکھوں کتب آپؐ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔

اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدارو! کیا تم اس کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے اور تحریک جدید میں حصہ لیکر اپنی محبت کا ثبوت نہ دو گے؟" (ایضاً صفحہ ۵۱)

## مستقل صدقے کا کام

"جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی۔ اپنی موت کے ہزاروں سال بعد میں بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے۔...... میں کہتا ہوں کہ ہزاروں سال جانے دو اگر سو دو سو سال بھی مستقل طور پر تمہیں ثواب پہنچتا رہے تو یہ کتنی عظیم الشان کامیابی ہے اور اس کے مقابلہ میں دس سال کی قربانی کی حقیقت ہی کیا ہے۔" (ایضاً صفحہ ۳۱)

## میں تحریک جدید کو اس وقت تک جاری رکھوں گا جب تک تمہارا سانس قائم ہے

"جب انیس سال ختم ہونے کو آئے تو میں نے فیصلہ کیا کہ میں تحریک جدید کو اس وقت تک جاری رکھوں گا جب تک کہ تمہارا سانس قائم ہے تا خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ۱۹ سال تک محدود نہ رہے بلکہ وہ تمہاری ساری عمر تک چلتی جائے۔ جس کی ساری عمر تک خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کے انعام جاتے ہیں اس کے مرنے کے بعد بھی اس کے ساتھ جاتے ہیں۔ پس میں تم سب کو تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لینے کیلئے بلا رہا ہوں۔"

(ایضاً صفحہ ۴۱-۴۲)

"لیکن اگر یہ قربانی تم پر بوجھ ہے تو تم پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ تم ایک پیسہ بھی (دین) کی خدمت کے لئے دو۔ تمہارا پیسہ ہمارے لئے گندہ اور ناپاک ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ تمہارے پیسوں کے ساتھ ہم (دین) کے پاک اموال کو بھی ملوث کردیں (جو لوگ تحریک جدید کے دفتر اول یا دوم میں شامل ہو کر اب شمولیت سے دریغ کر رہے ہیں وہ اس پر خاص توجہ کریں اور اس جہاد میں شامل ہو کر قدم آگے بڑھائیں۔ "مگر یہ بھی یاد رکھو! وصال الٰہی اور خدمت دین کی جدوجہد میں جو تھک گیا وہ بھی تباہ ہو گیا" یہ تحریک صرف اس شخص کے لئے ہے جو خدا تعالیٰ کے دین کے لئے قربانی کرنا اپنے لئے برکت اور احسان اور فضل سمجھتا ہے۔ جو سب کچھ دینے کے باوجود یہ یقین رکھتا ہے کہ اس نے خدا اور اس کے دین پر احسان نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے اس پر احسان کیا ہے کہ اس نے اسے خدمت کی توفیق دی۔ پس ہر وہ شخص جو کہتا ہے کہ اس تحریک میں شمولیت اس کے لئے بوجھ ہے میں اسے کہتا ہوں کہ تم چپ رہو۔ جب تک خدا تمہارے ایمان کو درست نہ کردے۔ اس وقت تک تم ایک پائی بھی چندہ نہ دو۔ اور پھر دیکھو خدا اس سلسلہ کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے۔" (ایضاً صفحہ ۳۶)

"یاد رکھو! گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہے مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیار قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا........" (ایضاً صفحہ ۱۶)

"پس اے دوستو! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو کہ اس امت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے۔" (ایضاً صفحہ ۲۰)

تحریک جدید کے سال نو کا آغاز ہو رہا ہے یہ اہم ارشادات ہر احمدی کے لئے مشعل راہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن طور پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## سیرت طیبہ

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایمان افروز روایات

## تربیت اولاد اور بچوں سے محبت و شفقت

ایڈیٹر

(سلسلہ کے لئے شمارہ ماہ اکتوبر ملاحظہ فرمائیں)

### بچوں سے شفقت کا ایک اور واقعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچوں کی بعض غیر اہم باتوں کو نظر انداز فرمادیا کرتے تھے اور ایسے موقعوں پر آپ کی شفقت نمایاں ہوا کرتی تھی۔ حضرت مولانا شیخ یعقوب علی عرفانی ...... مئولف سیرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت میں نہ تھا۔ کہ کسی ایسی بات پر جو دینی یا اخلاقی حیثیت سے موثر نہ ہو۔ بچوں سے سختی کے ساتھ مطالبہ کریں۔ بلکہ اسے بچپن کا ایک عام واقعہ سمجھ کر نظرانداز فرماتے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت میں اس وقت بھی بہت بڑی سادگی ہے۔ بچپن میں تو سادگی ہی نہیں بے پروائی تھی۔ ...... میرے محترم بھائی صاحبزادہ سراج الحق صاحب نے ان کے بچپن کے ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ میرے سامنے اور موجودگی کا ہے۔ اس لئے بھی میں اسے درج کرتا ہوں۔ یہ واقعہ بتاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کبھی خوردہ گیری کے خوگر نہ تھے۔ وہ واقعہ یہ ہے۔ کہ ایک روز حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سیر کے لے تشریف لے گئے۔ ابھی تھوڑا سا دن چڑھا تھا۔ سردی کا موسم تھا۔ پندرہ سولہ احباب ساتھ تھے۔ پھر پیچھے سے اور بہت سے آملے۔ حضرت خلیفہ ثانی ...... اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی آ گئے۔ اور ایک دو لڑکے اور بھی ان کے ساتھ تھے۔ چھوٹی عمر تھی ننگے پاؤں اور ننگے سر میاں بشیر احمد صاحب تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تبسم فرما کر فرمایا۔ کہ

"میاں بشیر احمد! جوتی ٹوپی کہاں ہے؟ کہاں پھینک آئے؟"

میاں بشیر احمد صاحب نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور ہنس کر بچوں سے کھیلتے کھیلتے آگے بڑھ گئے۔ اور کچھ فاصلہ پر دوڑ گئے۔ ...... آپ نے فرمایا۔ بچوں کی بھی عجیب حالت ہوتی ہے۔ جب جوتا نہ ہو تو روتے ہیں کہ جوتا لا کے دو۔ اور جب جوتا منگوا کر دیا جاوے تو پھر اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور نہیں پہنتے یونہی سوکھ سوکھ کر خراب ہو جاتا ہے۔ یا گم ہو جاتا ہے۔ کچھ بچوں کی جبلت ہی ایسی ہوتی ہے کہ کسی چیز کی پروا نہیں ہوتی۔ عجیب بے فکری کی عمر ہوتی ہے۔ اور اکثر اپنے آپ کو پا برہنہ رکھنا ہی پسند کرتے ہیں۔ ابھی دو چار دن کا ذکر ہے۔ کہ جوتا کا تقاضا تھا۔ جب منگوا کر دیا تو اس کی پرواہ نہیں۔ میں نے کہا در طفلی پستی و در جوانی مستی و در پیری سستی خدارا کے پرستی یہ سن کر ہنسے تو پھر میں نے عرض کیا کہ حافظ حامد علی کو بھیج دیا جاوے۔ وہ جوتہ ٹوپی لے آئیں گے۔ فرمایا۔ جانے دو خدا جانے کہاں ہوں گے۔" (۱)

## بچوں کے دوستوں سے شفقت

حضرت مولانا عرفانی صاحب فرماتے ہیں۔

"میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا۔ کہ آپ صاحبزادگان کے ساتھ کھیلنے والے بچوں کے ساتھ بھی اسی طرح کا سلوک فرمایا کرتے۔ جیسے اپنے بچوں سے شفقت فرماتے۔ ایک روز آپ نے ہنس کر ایک واقعہ بیان فرمایا۔ کہ فلاں لڑکا (جو آجکل افریقہ میں ملازم ہے۔ اور ان ایام میں اپنے باپ کے ساتھ حضرت اقدس کے گھر میں رہا کرتا تھا۔ کیونکہ اس کا باپ لنگر خانہ میں کام کرتا تھا۔ عرفانی) حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب یا شریف احمد صاحب (دونوں میں سے کسی ایک کا واقعہ ہے۔ عرفانی) کہہ رہا تھا۔ کہ ہمارا باپ تو ہم کو بہت سے آم دیتا ہے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف نے حضرت اقدس سے کہا۔ (ان ایام میں آم آئے ہوئے تھے۔ اور حضرت اقدس بچوں کو خود تقسیم فرما رہے تھے۔ عرفانی) حضرت اقدس بہت ہنسے اور بہت سے آم صاحبزادہ صاحب کو دیئے۔ آپ کی غرض یہ تھی۔ کہ وہ اپنے ہم جولیوں میں اچھی طرح تقسیم کریں۔ یہ تو ان کے ہاتھ سے دلائے۔ اور خود ان سب کو جو ساتھ ہوتے برابر حصہ دیتے۔ اور وہ حضرت کے گھر میں ایک شاہانہ زندگی بسر کرتے۔ عام سلوک میں حضرت اقدس کو کبھی کسی سے بھی فرق نہ ہوتا۔ کھانے پینے کے لئے برابر پوری آزادی اور فراغت حاصل

تھی۔ ان کے سوا اگر ایسے موقعہ پر جبکہ آپ کوئی چیز تقسیم کر رہے ہوں۔ کوئی بچہ اور کسی کا بچہ سامنے آجاوے۔ آپ اس کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کرتے۔ اور کچھ نہ کچھ ضرور عطا فرما دیتے۔ اور یہ عادت حضور کی ہمیشہ سے تھی" (۲)

## بچوں کی باتوں میں دلچسپی اور بے تکلفی

حضرت مخدوم الملت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی ..... نے بچوں کے متعلق آپ کے طرز عمل کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"بارہا میں نے دیکھا ہے۔ اپنے اور دوسرے بچے آپ کی چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ اور آپ کو مضطر کر کے پائینتی پر بٹھا دیا ہے۔ اور اپنے بچپنے کی بولی میں مینڈک اور کوے اور چڑیا کی کہانیاں سنا رہے ہیں۔ اور گھنٹوں سنائے جا رہے ہیں۔ اور حضرت ہیں کہ بڑے مزے سے سنے جا رہے ہیں۔ گویا کوئی مثنوی ملائے روم سنا رہا ہے۔ حضرت بچوں کو مارنے اور ڈانٹنے کے سخت مخالف ہیں بچے کیسے ہی بسوریں شوخی کریں۔ سوال میں تنگ کریں۔ اور بے جا سوال کریں۔ اور ایک موہوم اور غیر موجود شے کے لئے حد سے زیادہ اصرار کریں۔ آپ نہ تو کبھی مارتے ہیں۔ نہ جھڑکتے ہیں۔ اور نہ کوئی خفگی کا نشان ظاہر کرتے ہیں۔" (۳)

آپ بچوں سے بھی نہ اکتاتے اسی سلسلہ میں ایک واقعہ آپ نے لکھا ہے:۔

"محمود (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ......) کوئی تین برس کا ہو گا۔ آپ لودھانہ میں تھے۔ میں بھی وہیں تھا۔ گرمی کا موسم تھا۔ مردانہ اور زنانہ میں ایک دیوار حائل تھی۔ آدھی رات کا وقت ہو گا۔ جو میں جاگا اور مجھے محمود کے رونے اور حضرت کے ادھر ادھر کی باتوں میں بہلانے کی آواز آئی۔ حضرت اسے گود میں لئے پھرتے تھے۔ اور وہ کسی طرح چپ نہیں ہوتا تھا۔ آخر آپ نے کہا دیکھو محمود وہ کیسا تارا ہے۔ بچہ نے نئے مشغلہ کی طرف دیکھا۔ اور ذرا چپ ہوا۔ پھر وہی رونا اور چلانا اور یہ کہنا شروع کر دیا۔ "ابا تارے جانا" کیا مجھے مزہ آیا۔ اور پیارا معلوم ہوا آپ کا اپنے ساتھ یوں گفتگو کرنا' یہ اچھا ہوا ہم نے تو ایک راہ نکالی تھی۔ اس نے اس میں بھی اپنی ضد کی راہ نکالی۔ آخر بچہ روتا روتا خود ہی جب تھک گیا۔ چپ ہو گیا۔ مگر اس سارے عرصہ میں ایک لفظ بھی سختی کا یا شکایت کا آپ کی زبان سے نہ نکلا" (۴)

## بچوں کے لئے حلم اور بردباری

ایک اور واقعہ حضرت اقدس ؑ کے حلم' بردباری اور بلند حوصلگی کا ہے

جس سے آپ کے اس سلوک اور طرز عمل کا پتہ ملتا ہے جو بچوں کے متعلق تھا۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی...... تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ کی قدیمی عادت ہے کہ دروازے بند کر کے بیٹھا کرتے ہیں۔ ایک لڑکے نے زور سے دستک بھی دی اور منہ سے بھی کہا۔ "ابا بوا کھول" آپ وہیں اٹھے ہیں اور دروازہ کھولا ہے۔ کم عقل بچہ اندر گھسا ہے۔ اور ادھر ادھر جھانک تانک کر الٹے پاؤں واپس نکل گیا ہے۔ حضرت نے پھر معمولاً دروازہ بند کر لیا ہے۔ دو ہی منٹ گذرے ہونگے۔ جو پھر موجود اور زور زور سے دھکے دے رہے ہیں۔ اور چلا رہے ہیں۔ "ابا بوا کھول۔" آپ پھر بڑے اطمینان سے اور جمعیت سے اٹھے۔ اور دروازہ کھول دیا ہے۔ بچہ اب کی دفعہ بھی اندر نہیں گھسا ذرا سر ہی اندر کر کے اور کچھ منہ میں بڑبڑا کے پھر الٹا بھاگ جاتا ہے۔ حضرت بڑے ہشاش بشاش بڑے استقلال سے دروازہ بند کر کے اپنے نازک اور ضروری کام پر بیٹھ جاتے ہیں۔ کوئی پانچ منٹ ہی گذرے ہیں۔ تو پھر موجود اور پھر وہی گرما گرمی اور شوراشوری کہ "ابا بوا کھول" اور آپ اٹھ کر اسی وقار اور سکون سے دروازہ کھول دیتے ہیں۔ اور منہ سے ایک حرف تک نہیں نکالتے۔ کہ تو کیوں آتا اور کیا چاہتا ہے۔ اور آخر تیرا مطلب کیا ہے۔ جو بار بار ستاتا اور کام میں حرج ڈالتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ گنا کوئی بیس دفعہ ایسا کیا۔ اور ان ساری دفعات میں ایک دفعہ بھی حضرت کے منہ سے زجر اور توبیخ کا کلمہ نہیں نکلا۔" (۵)

## دینی معاملات میں بچوں کے سوال کو اہمیت دینا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ طریق تھا۔ کہ وہ بچوں پر ہر طرح شفقت فرماتے۔ اگر کوئی بچہ دینی معاملہ میں استفسار کرے تو آپ کا یہ طریق نہ تھا۔ کہ محض بچہ سمجھ کر اس کی طرف توجہ نہ دیں یا اس کا جواب نہ دیں۔ اور یہ بھی نہ ہوتا۔ کہ اگر بچہ کوئی بات کہنا چاہے تو اسے روک دیں۔ برابر توجہ سے اسے سنتے۔ اس کے سوال کو اس طرح اہم سمجھتے جیسے کسی بڑے ذی علم اور عمر رسیدہ انسان کے سوال کو۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل...... کی ایک روایت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے...... نے اپنی تالیف سیرت المہدی میں اس طرح لکھی ہے۔

"جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لدھیانہ میں دعویٰ مسیحیت شائع کیا تو میں ان دنوں

چھوٹا بچہ تھا۔ اور شاید تیسری جماعت میں پڑھتا تھا مجھے اس دعویٰ سے کچھ اطلاع نہیں تھی۔ ایک دن میں مدرسہ گیا۔ تو بعض لڑکوں نے مجھے کہا۔ کہ وہ جو قادیان کے مرزا صاحب تمہارے گھر میں ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں۔ اور یہ کہ آنے والے مسیح وہ خود ہیں۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے تھے۔ کہ میں نے ان کی تردید کی۔ کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ حضرت عیسیٰ تو زندہ ہیں۔ اور آسمان سے نازل ہونگے۔ خیر جب میں گھر آیا۔ تو حضرت صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ میں نے سنا ہے آپ کہتے ہیں۔ کہ آپ مسیح ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ یہ میرا سوال سن کر حضرت صاحب خاموشی کے ساتھ اٹھے اور کمرے کے اندر الماری سے ایک نسخہ کتاب فتح اسلام (جو آپ کی جدید تصنیف تھی) لا کر مجھے دے دیا۔ اور فرمایا۔ اسے پڑھو۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے تھے۔ کہ یہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کی دلیل ہے کہ آپ نے ایک چھوٹے بچے کے معمولی سوال پر اس قدر سنجیدگی سے توجہ فرمائی ورنہ یونہی کوئی بات کہہ کر ٹال دیتے۔" (۶)

## تعلیمی معاملات میں بچوں پر خفا نہ ہونا

حضرت مولانا عرفانی صاحب فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچوں کو مارنے کے سخت خلاف تھے۔ تعلیمی معاملات میں مارنے والے استادوں کو پسند نہ فرماتے۔ حضور نے اگرچہ خود باقاعدہ اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دی۔ لیکن ابتدائی ایام میں جبکہ اللہ تعالیٰ کی وحی سے آپ مامور ہو کر ابھی مبعوث نہ ہوئے تھے۔ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کو یہ سعادت حاصل ہوئی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (اپنے والد مکرم) سے فارسی کی بعض کتب مثلاً گلستان بوستان اور نحو اور منطق کے ابتدائی رسالے پڑھے تھے۔ خان بہادر نے مجھے بتایا کہ ان کا معمول تھا۔ کہ میں کتابیں سرہانے رکھ کو سو جایا کرتا تھا۔ بہت محنتی نہ تھا۔ لیکن سبق سمجھ لیا۔ اور کچھ یاد بھی رکھا۔ حضرت مسیح موعودؑ میرا آموختہ بھی سنا کرتے تھے۔ اور میں بھول بھی جاتا۔ مگر یہ کبھی نہیں ہوا۔ کہ پڑھنے کے متعلق مجھ سے ناراض ہوئے ہوں۔ یا مجھے مارا ہو۔" (۷)

## بچوں سے محبت و شفقت کا مظاہرہ

حضرت اقدسؑ کا بچوں سے محبت و شفقت کا رنگ ان کی تربیت پر گہرے نقوش چھوڑتا چنانچہ ہر بچہ یہی سمجھتا کہ دوسرے سے زیادہ مجھ سے محبت ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے.... نے ایک واقعہ لکھا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شفقت پدری کا نمونہ ہے حضرت صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ

"ایک دفعہ ہم گھر کے بچے مل کر حضرت صاحب کے سامنے میاں شریف احمد کو چھیڑنے لگ گئے۔ کہ ابا کو تم سے محبت نہیں ؔاور ہم سے ہے۔ میاں شریف بہت چڑتے تھے۔ حضرت صاحب نے ہمیں روکا بھی کہ زیادہ تنگ نہ کرو۔ مگر ہم بچے تھے لگے رہے۔ آخر میاں شریف رونے لگ گئے اور ان کی عادت تھی۔ کہ جب روتے تھے۔ تو ناک سے بہت رطوبت بہتی تھی۔ حضرت صاحب اٹھے۔ اور چاہا کہ ان کو گلے لگالیں۔ تا کہ ان کا شک دور ہو۔ مگر وہ اس وجہ سے کہ ناک بہ رہا تھا پرے پرے کھچتے تھے۔ حضرت صاحب سمجھتے تھے۔ کہ شاید اسے تکلیف ہے۔ اس لئے دور ہٹتا ہے۔ چنانچہ کافی دیر تک یہی ہوتا رہا۔ کہ حضرت صاحب ان کو اپنی طرف کھینچتے تھے۔ اور وہ پرے کھچتے تھے۔ اور چونکہ ہمیں معلوم تھا۔ کہ اصل بات کیا ہے۔ اس لئے ہم پاس کھڑے ہنستے جاتے تھے۔" (۸)

حضرت مولانا عرفانی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک روایت میں مرزا بشیر احمد صاحب اس شفقت کا ذکر یوں فرماتے ہیں:

"جب ہم بچے تھے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام خواہ کام کر رہے ہوں۔ یا کسی اور حالت میں ہوں۔ ہم آپ کے پاس چلے جاتے تھے۔ کہ ابا پیسہ دو۔ اور آپ رومال سے پیسہ کھول کر دے دیتے تھے۔ اگر ہم کسی بات پر زیادہ اصرار کرتے۔ تو آپ فرماتے تھے۔ کہ میاں میں اس وقت کام کر رہا ہوں۔ تنگ نہ کرو۔" (۹)

## بچوں کی تربیت کہانیوں کے ذریعہ

بچوں میں کہانیاں سننے کا بہت شوق ہوتا ہے روایات میں ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی......... کو کہانیاں سننے کا بہت شوق ہوتا تھا۔

حضرت مولانا عرفانی صاحب فرماتے ہیں کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ان کی دلداری نہیں بلکہ تربیت کے خیال سے کہانیاں سننے کی اور دوسروں کو سنانے کی اجازت ہی نہ دیتے تھے بلکہ خود بھی بعض اوقات سنا دیا کرتے

تھے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح حیات احمد جلد اول کے صفحہ نمبر ۱۹۷ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کہی ہوئی دو کہانیاں درج کی ہیں۔ پہلی کہانی ایک گنجے اور اندھے کی تھی اس کہانی سے آپ کو یہ تعلیم دینا مقصود تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر کرو۔ اور ان کی قدر کرو۔ سوالی کو جھڑکی نہ دو۔ خیرات کرنا اچھی بات ہے۔ اور سوالی کو کچھ نہ کچھ دینا چاہئے۔ اس سے خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ اور اپنی دی ہوئی نعمتوں کو بڑھاتا ہے۔

دوسری کہانی ایک بزرگ اور چور کی تھی۔ اس کہانی سے آپ کو یہ تعلیم دینی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔ کہانی کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے سے کیا کیا نعمتیں ملتی ہیں۔ اور تقویٰ اختیار کرنے سے کیا دولت نصیب ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ پر ایمان بڑھتا ہے۔ کہ دیکھو وہ خدا تعالیٰ جو زمین و آسمان کے رہنے والوں کی پرورش کرتا ہے۔ وہی پاک اور سچا خدا ہے۔ جو ہم تم سب کو پالتا ہے۔ پس اسی سے ڈرو۔ اور اسی پر بھروسہ کرو۔ اور نیکی اختیار کرو۔

بہت ممکن ہے کہ آپ نے متعدد کہانیاں سنائی ہوں۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ایک برے بھلے آدمی کی کہانی بھی آپ سناتے تھے۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ایک برا آدمی تھا۔ اور ایک اچھا آدمی تھا۔ آخر کار برے آدمی کا انجام برا ہوا۔ اور اچھے کا اچھا"۔

"...... کبھی کبھی بچے بھی آپ کو کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ اور آپ بیٹھے ہوئے کہانیاں سنتے اور اکتاتے نہ تھے۔ آپ کا یہ فعل شوق سے نہ تھا۔ بلکہ محض بچوں کی دلداری اور تربیت کا ایک پہلو اپنے اندر رکھتا ہے۔

"...... حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب میرے پاس پڑھنے کے لئے بھی آیا کرتے تھے ........ وہ میری اہلیہ کو استانی کہتے۔ اور کبھی کبھی اس کو کہانی سنانے کے لئے سپارش کراتے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد مرتبہ فرمایا کہ اچھی کہانی سنا دینی چاہئے اس سے بچوں کو عقل اور علم آتا ہے میری غرض اس واقعہ کے لکھنے سے یہ ہے۔ کہ حضور بچوں کی دلداری اور تربیت کو بہت مد نظر رکھتے تھے۔ چونکہ کہانیوں کا ذکر آگیا ہے میں ایک

اور امر کا اظہار بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ کہانی کہنے کی کثرت اور عادت کو آپ پسند نہ فرماتے تھے بلکہ بعض اوقات نہایت لطیف پیرایہ سے روک دیتے تھے۔" (۱۰)

## دینی مصروفیات کے وقت بچوں کے اشغال سے عدم دلچسپی

حضرت مولانا عرفانی صاحب فرماتے ہیں

"باوجودیکہ حضور بچوں کی تالیف قلب اور دلداری کے لئے چھوٹی سے چھوٹی بات بھی مان لیتے تھے۔ مگر کبھی کبھی دینی کام کے پیش آجانے پر ان کے حسب خواہش معمولی کام بھی کرنے سے انکار کر دیتے تھے۔ ۱۵ فروری ۱۹۰۱ء کا واقعہ ہے۔ کہ ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے طلباء کا کرکٹ میچ تھا۔ بچوں کی خوشی بڑھانے کے لئے بعض بزرگ بھی شامل ہو گئے۔ کھیل میں نہیں. بلکہ نظارہ کھیل کے لئے۔ اور فیلڈ میں چلے گئے۔ حضرت اقدس کے ایک صاحبزادے نے بچپن کی سادگی میں کہا۔ کہ "ابا تم کیوں کرکٹ پر نہیں گئے۔" یہ وہ زمانہ تھا۔ جب کہ آپ پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے مقابلہ میں اعجاز المسیح لکھ رہے تھے۔ بچہ کا سوال سن کر جو جواب دیا۔ وہ آپ کی فطرتی خواہش اور مقصد عظمیٰ کا اظہار کرتا ہے۔ فرمایا

"وہ تو کھیل کر واپس آجائیں گے۔ مگر میں وہ کرکٹ کھیل رہا ہوں۔ جو قیامت تک قائم رہے گا۔" (۱۱)

## آپ کا بچوں کو گود میں اٹھانا

حضرت اقدسؑ کی بچوں سے غیر معمولی شفقت کا نتیجہ تھا کہ بچوں کو گود میں اٹھا لیتے حضرت مولانا عرفانی صاحب فرماتے ہیں:

"آپ بچوں کو گود میں اٹھائے ہوئے باہر نکل آیا کرتے تھے۔ اور سیر میں بھی اٹھا لیا کرتے۔ اس میں کبھی آپ کو تامل نہ ہوتا تھا۔ اگرچہ خدام جو ساتھ ہوتے۔ وہ خود اٹھانا اپنی سعادت سمجھتے۔ مگر حضرت بچوں کی خواہش کا احساس یا ان کے اصرار کو دیکھ کر آپ اٹھا لیتے اور ان کی خوشی پوری کر دیتے۔ پھر کچھ دور جا کر کسی خادم کو دے دیتے۔ صاحبزادی امتہ النصیر کی وفات پر ان کا جنازہ بھی حضور نے اپنے ہاتھوں پر اٹھایا تھا اور چھوٹے بازار سے باہر نکلنے تک یعنی اڈا خانہ تک حضور ہی اٹھائے ہوئے لے گئے تھے۔ یہ تمام واقعات حضور کی کمال شفقت اور محبت پر دلالت کرتے ہیں۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ بہ حیثیت باپ کے اپنی اولاد

کے ساتھ اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ کے ماتحت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سا اسوہ حسنہ تھا۔ اور عام طور پر بچوں کے ساتھ آپ اسی خلق عظیم کے مظہر تھے۔" (۱۲)

## بچوں کی خوشیوں میں شریک ہونا

حضرت عرفانی صاحب فرماتے ہیں

"بچوں کی ہر قسم کی خوشی کی تقریبوں کو آپ مناتے اور ان میں شریک ہوتے۔ آمین کے جلسے ہوتے تھے۔ اور اس تقریب پر سچی اور حقیقی خوشی کا اظہار ہوتا تھا۔ اور نمونہ دکھایا جاتا تھا۔ مگر یہ تقریبیں مسنون اور معروف ہوتی تھیں۔ آپ یہ کبھی پسند نہ فرماتے تھے۔ کہ ان تقریبات پر کسی قسم کا کوئی ایسا فعل ہو جو خلاف شریعت اور خلاف سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ بچوں کے عقیقہ کی تقریب تو ان کے بچپن کے ایسے وقت ہوتی ہے۔ کہ ان کو معلوم بھی نہیں ہوتا۔ البتہ آمین کی تقریب ایسی تھی۔ کہ وہ محسوس کرتے تھے۔ اور جانتے تھے۔ کہ کیا ہو رہا ہے۔ ان تقریبوں کی کیفیت اور اس وقت کے جذبات کا اظہار ہر ایک آمین سے ہوتا ہے۔ حضرت خلیفہ ثانی کی آمین کی تقریب کے بعد پھر تمام بچوں کی آمین کی ایک ہی تقریب تھی۔ اور ہر دو تقاریب کی آمین شائع شدہ ہے۔ حضرت نواب صاحب کے بچوں کی آمین کی بھی تقریب ہوئی تھی۔ اور وہ بچے آپ کے سامنے پیش کئے گئے جنہوں نے قرآن مجید ختم کیا تھا حضور بہت مسرور ہوئے اور دعا فرمائی۔ اسی طرح صاحبزادہ عبدالحی مرحوم کی آمین اور میاں محمد اسحاق صاحب کی شادی کی تقریب بھی اپنے رنگ میں بہت ہی خوشگوار اور مسرت افزا تقریبیں تھیں۔

غرض حضور بچوں کی خوشیوں کی تقریب میں شریک ہوتے تا کہ ان کی خوشی دوبالا ہو جاوے۔ اور ایسی تقریب کا بابرکت ہو جانا تو ظاہر بات ہے۔" (۱۳)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی سیرت طیبہ سے تربیت اولاد اور بچوں پر شفقت کے واقعات نہایت ایمان افروز ہیں جو اس دور کے تقاضوں کے ہم آہنگ ہونے کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

(حوالہ جات صفحہ ... پر)

# انقطاع الی اللہ

(کلام حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب ایم اے.....)

سر پر کھڑی ہے موت ذرا ہوشیار ہو
ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے شکار ہو

زندہ خدا سے دل کو لگا اے عزیزِ من !
کیا اِس سے فائدہ جو فنا کا شکار ہو

کیوں ہو رہا ہے عشقِ بتاں میں خراب تو
تجھ کو تو چاہیئے کہ خدا پر نثار ہو

یادِ خدا میں تجھ کو ملے لذّت و سرور
بس تیری زندگی کا اِسی پر مدار ہو

تجھ کو اُسی کا شوق ہو ہر وقت ہر گھڑی
ہر دم اُسی کے عشق کا سَر میں خمار ہو

خالی ہو دل ہوائے متاعِ جہان سے
تجھ کو بس ایک آرزوئے وصلِ یار ہو

یادِ حبیبؐ سے نہ ہو غافل کبھی بھی تُو
اِس بات سے کوئی تیرا مانع ہزار ہو

سینہ تیرا ہو مدفن حرص و ہوا و آز　　دل تیرا تیری آرزوؤں کا مزار ہو

جاہ و جلال دنیائے فانی پہ لات مار　　گر تو یہ چاہتا ہے کہ تو باوقار ہو

ہو فکر تجھ کو روز جزا کی لگی ہوئی　　اور اس کے غم میں آنکھ تری اشکبار ہو

تسکین دل تو چاہتا ہے گر تو چاہئے　　دل کو تری کبھی بھی نہ اے جاں قرار ہو

ایسا نہ ہو کہ تجھ کو گرائے یہ منہ کے بل　　ہاں ہاں سنبھل کے نفس دنی پر سوار ہو

آگاہ تجھ کو تری بدی پر کرے ضمیر　　ناصح ہو دل ترا نہ کہ یہ خاکسار ہو

طالب نگاہ لطف کا ہوں مدتوں سے میں　　مجھ پر بھی اک نظر مرے پروردگار ہو

احمد یہی دعا ہے کہ روزِ جزا نصیب　　تجھ کو نبی کریم کا قرب و جوار ہو

(گلدستہ عرفان)

# نماز - ایک بنیادی عظیم نیکی

تحریر: سید منصور احمد بشیر مربی سلسلہ

(دوسری اور آخری قسط)

## نماز کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات

### نماز سب سے افضل عبادت

(ترجمہ از عربی و فارسی متن) "سب سے افضل عبادت یہ ہے کہ انسان التزام کے ساتھ پانچوں نمازیں ان کے اول وقت پر ادا کرے اور حضور قلب، ذوق، شوق اور عبادت کی برکات کے حصول میں پوری طرح کوشاں رہے اور فرائض اور سنتوں کی ادائیگی پر مداومت اختیار کرے کیونکہ نماز ایک سواری ہے جو بندہ کو پروردگار عالم تک پہنچاتی ہے ........ جو شخص نماز میں اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی سے جھکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے بادشاہوں کو جھکا دیتا ہے"

(اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۱۶۵ تا ۱۶۷)

### نماز مشکلات کی کنجی

"نماز ایسے ادا نہ کرو جیسے مرغی دانے کے لئے ٹھونگ مارتی ہے۔ بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو۔ اور دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۸۹)

### نماز دعا کی قبولیت کی کنجی

"نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الہٰی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۰۳)

### نماز خدا ترسی کی محک اور کسوٹی

"انسان کی خدا ترسی کا اندازہ کرنے کے لئے اس کے التزام نماز کو دیکھنا کافی ہے کہ کسقدر ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ جو شخص پورے پورے اہتمام سے نماز ادا کرتا ہے اور خوف اور بیماری اور فتنہ کی حالتیں اس کو نماز سے روک نہیں سکتیں وہ بے شک خدا تعالیٰ پر ایک سچا ایمان رکھتا ہے۔ مگر یہ ایمان غریبوں کو دیا گیا۔ دولتمند اس نعمت کو پانے والے بہت ہی تھوڑے ہیں"

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۴۰)

سینہ تیرا ہو مدفن حرص و ہوا و آز    دل تیرا تیری آرزوؤں کا مزار ہو

جاہ و جلال دنیائے فانی پہ لات مار    گر تو یہ چاہتا ہے کہ تو باوقار ہو

ہو فکر تجھ کو روز جزا کی لگی ہوئی    اور اس کے غم میں آنکھ تری اشکبار ہو

تسکین دل تو چاہتا ہے گر تو چاہئے    دل کو تری کبھی بھی نہ اے جاں قرار ہو

ایسا نہ ہو کہ تجھ کو گرائے یہ منہ کے بل    ہاں ہاں سنبھل کے نفس دنی پر سوار ہو

آگاہ تجھ کو تری بدی پر کرے ضمیر    ناصح ہو دل ترا نہ کہ یہ خاکسار ہو

طالب نگاہ لطف کا ہوں مدتوں سے میں    مجھ پر بھی اک نظر مرے پروردگار ہو

احمد یہی دعا ہے کہ روزِ جزا نصیب    تجھ کو نبی کریم کا قرب و جوار ہو

(گلدستہ عرفان)

## نماز اس دنیا کی جنت

"قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے۔ ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۹۲)

## نماز خدا تعالیٰ سے سچے تعلق کا ذریعہ

"میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۰۸)

حضور اس سلسلہ میں مزید فرماتے ہیں

"اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی لمبی وہ منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیزی، کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہوگا۔ سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بُعد اور دوری بھی لمبی۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے۔ جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۸۹)

## نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ

"نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ اس دین میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ، راستباز، ابدال، قطب گذرے ہیں۔ انہوں نے یہ مدارج اور مراتب کیونکر حاصل کئے؟ اسی نماز کے ذریعے سے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوة یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور فی الحقیقت جب انسان اس مقام اور درجہ پر پہنچتا ہے تو اس کے لئے اکمل اتم لذت نماز ہی ہوتی ہے اور یہی معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے ہیں پس کشاکش نفس سے انسان نجات پا کر اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۰۵)

## بہترین وظیفہ کیا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضرت اقدس نے فرمایا: "نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے۔ استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام

وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا ہے اَلَا بِذِکْرِاللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب اطمینان وسکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۱۱)

## نماز اور مومن کی شان و شوکت

"اصل میں مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا یا اسے دل کی تسکین آرام اور محبت سے اس کی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا ترک کیا ہے تب ہی سے اسلام کی حالت بھی معرض زوال میں آئی ہے وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھیں۔ غور سے دیکھ لو کہ اسلام کے واسطے کیسا تھا ایک دفعہ تو اسلام نے تمام دنیا کو زیرپا کر دیا تھا۔ جب سے اسے ترک کیا وہ خود متروک ہو گئے ہیں۔ درد دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے۔ ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۵۵)

# خلفائے سلسلہ احمدیہ کے ارشادات

## نماز کا ضیاع سب کاموں کا ضیاع

حضرت خلیفۃ المسیح الاول ........ نماز کے متعلق جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "میں تمہیں مختصر نصیحت کرتا ہوں۔ بعض لوگ ہیں جو نماز میں کسل کرتے ہیں اور یہ کئی قسم کی ہے۔

۱۔ وقت پر نہیں پہنچتے

۲۔ جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے

۳۔ سنن اور واجب کا خیال نہیں کرتے

کان کھول کر سنو جو نماز کا مضیع ہے اس کا کوئی کام دنیا میں ٹھیک نہیں"

(خطبات نور جلد دوم صفحہ ۹۷۔۹۸)

## نماز اور ہماری نئی نسلوں کی تربیت

نئی نسلوں کی تربیت کے لئے نماز سب سے اہم اور ضروری بلکہ لابدی چیز ہے۔ اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ..... فرماتے

ہیں۔

"بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز با جماعت ادا کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے میں نے اپنے تجربہ میں نماز با جماعت سے بڑھ کر کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی موثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہے..... میرے نزدیک ان ماں باپ سے بڑھ کر اولاد کا کوئی دشمن نہیں۔ جو بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے...... بڑا آدمی اگر خود باجماعت نماز نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے۔ مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں۔ (الازھار لذوات الخمار صفحہ ۱۷۴ تا ۱۷۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نماز کو انسان کی پیدائش کا مقصد قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جس (نماز۔ ناقل) کے متعلق یہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر کوئی شرعی عذر نہ ہو تو پانچ وقت (بیت) میں اکٹھے ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور نماز ادا کی جائے اور خدا تعالیٰ کا ذکر کیا جائے کیونکہ ماخلقت الجن و الانس الا لیعبدون کی رو سے اللہ تعالیٰ نے اپنا عبد بننے کے لئے انسان کو پیدا کیا ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ نے انسان کو عبد بننے کے لئے پیدا کیا اور انسان کو پیدا کرنے کا یہی بنیادی مقصد ہے تو انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا عبد بنے۔" (خطبہ جمعہ یکم دسمبر ۱۹۷۸ء مطبوعہ الفضل ۱۴ جنوری ۱۹۷۹ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"سب سے بنیادی بات یہی ہے کہ ہم اپنی جماعت کو مکمل طور پر نماز پر قائم کر دیں۔ کسی اور نیکی کی اتنی تلقین قرآن کریم میں آپ کو نہیں ملے گی جتنی قیام عبادت کی تلقین ہے۔ قیام صلوٰۃ کی تلقین ہے..... پس قرآن کی تعلیم کی روح یہی ہے کہ ہم اپنی عبادت کو کھڑا کر دیں اور اپنے پاؤں پر مضبوطی کے ساتھ ان کو اس طرح مستحکم کر دیں کہ کوئی ابتلاء کوئی زلزلہ کوئی مشکل ہماری نمازوں کو گرا نہ سکے۔ اس کے لئے پہلا بنیادی قدم یہی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص نماز با ترجمہ جانتا ہو اور نماز پانچ وقت پڑھنے کا عادی ہو۔" (مطبوعہ الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۸۹ء) نیز فرمایا کہ:۔

"بانی سلسلہ احمدیہ کو ماننے کی وجہ سے تم آسمان پر نجات یافتہ لکھے جاؤ گے تو یہ خیال غلط ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جب تک زمین پر تم خدا کی عبادت قائم نہیں کرو گے آسمان پر

"تم نجات یافتہ نہیں لکھے جاؤ گے اس لئے زمین پر عبادتوں کو قائم کرو"

(خطبہ جمعہ ۱۷ جون ۸۸ مطبوعہ ضمیمہ تحریک جدید ماہ جون ۱۹۸۸ء)

## نماز اور جماعت کا مستقبل

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"وہ لوگ جو آج نمازی ہیں جب تک ان کی اولادیں نمازی نہ بن جائیں جب تک ان کی آئندہ نسلیں ان کی آنکھوں کے سامنے نماز پر قائم نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک احمدیت کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی اس وقت تک احمدیت کے مستقبل کے متعلق خوش آئند امنگیں رکھنے کا ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا اس لئے بالعموم ہر فرد بشر ہر احمدی بالغ سے خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو میں بڑے عجز کے ساتھ یہ استدعا کرتا ہوں کہ اپنے گھروں میں اپنی آئندہ نسلوں کی نمازوں کی حالت پر غور کریں ان کا جائزہ لیں ان سے پوچھیں اور روز پوچھا کریں کہ وہ کتنی نمازیں پڑھتے ہیں" خطبہ جمعہ ۲۲ جولائی ۸۸ء مطبوعہ الفضل ۲۷ دسمبر ۱۹۸۸ء

## نماز اور انقلاب حقیقی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں" کے بارے میں فرمایا:-

"اس میں یہ توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر آپ دنیا کو بیدار کرنے کے لئے اور احمدیت کی طرف متوجہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا عظیم الشان نشان چاہتے ہیں تا دنیا قیامت کا نمونہ دیکھے اور حضرت بانی سلسلہ کی سچائی روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے اور تکذیب کے سارے اندھیرے چھٹ جائیں تو خدا سے ایسا نشان مانگیں جو سورج کی طرح چڑھے اور ان تاریکیوں کا تار و پود بکھیر کر رکھ دے۔ اس نشان کے لئے طریق خدا تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ "اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں۔"

(خطبہ جمعہ ۲۴ جون ۸۸ء مطبوعہ ضمیمہ انصار اللہ ماہ جولائی ۱۹۸۸ء صفحہ ۵)

آج نماز باجماعت کی عظیم نیکی کے قیام کے لئے ہر احمدی پیر و جواں اور ہر مرد و عورت کا فرض ہے کہ وہ اس کی اہمیت سمجھے اور خصوصاً انصار احباب افراد جماعت کو نماز باجماعت کا پابند بنانے میں کوشاں رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

# سیاحِ نبی

## حضرت مسیحؑ کے برصغیر میں آثار و احوال

تحقیق و تحریر: مظفر چوہدری

نوٹ:۔ موضوع مذکورہ بالا پر گذشتہ اقساط کی طرح مختلف حوالہ جات دئے جا رہے ہیں۔ مضمون نگار کا نقطہ نظر آخری قسط میں آئے گا۔ (ادارہ)

**پنج پیری مسلک** برصغیر پاک و ہند کے ایک بڑے حصے میں نچلی ذات کے لوگوں میں ایک مسلک پنج پیر پایا جاتا ہے۔ یہ لوگ پانچ پیروں سے عقیدت رکھتے ہیں جن کے نام ہر جگہ مختلف ہوتے ہیں۔ دائرہ معارف اسلامیہ نے پنج پیر کی ساری بحث کے حاصل کے طور پر یہ بات اخذ کی ہے۔

"......نہ تو ٹھیٹھ ہندوؤں نے پانچ پیروں یا ان کے کیش سے کسی گہرے تعلق کا دعویٰ کیا ہے۔...... اور نہ راسخ العقیدہ مسلمانوں نے! للہذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ پنج پیریہ ایک مفاہمت پسند کیش ہے جو اسلام اور ہندو دونوں مذاہب کی حدود سے باہر وجود میں آیا۔ رہی یہ بات کہ کہاں کب اور کیسے پاک و ہند میں اس مفاہمت پسندیت کا آغاز ہوا سو یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو کسی قابل قبول حل کا محتاج ہے۔(۱)

MR.E.A.Gait لکھتا ہے:۔

"ایک ایسے ملک میں بھی جہاں مذہب نے غیر معمولی شکلیں اختیار کر رکھی ہیں، پنج پیریہ کو انتہائی عجیب و غریب عقاید میں شمار کرنا چاہئے۔ اگرچہ اس فرقے کی اصل و ابتدا کا صحیح سراغ لگانا ناممکن ہے، تاہم اتنا واضح ہے کہ یہ ان مفاہمت پسند کیشوں میں سے ایک ہے۔"(۲)

تقریباً تمام محققین نے اس کیش کے پھیلنے کا زمانہ وہ متعین کیا ہے جب ہندی اور اسلامی مذاہب آمنے سامنے ہوئے۔ لیکن اس کی ان کے پاس سوائے اس کے اور کوئی دلیل نہیں کہ نچلی ذاتوں کے ہندو اور مسلمان ان کی

عقیدت میں اکٹھے ہیں۔

میرے نزدیک نچلی ذات کے ہندوؤں میں یہ عقیدت پہلے سے ہی موجود تھی۔ ان میں سے جو مسلمان ہوئے وہ اس عقیدت کو اپنے ساتھ لے گئے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ مسلمان عقیدت مندوں نے اس سے وابستہ بت پرستانہ عقیدت میں خاصی کمی کر دی ہے جبکہ ہندو ابھی تک ان کو پوجتے ہیں۔

## نچلی جاتی کے ہندو ہی کیوں

قابل غور بات یہ ہے کہ بنگال سے لے کر افغانستان تک کسی بھی دو جگہوں کی پانچ پیری فہرست میں یکسانیت نہیں بلکہ ہر جگہ اپنی پسند کے مرد یا عورت بزرگ بھرتی کئے گئے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پنج پیر سے عقیدت تو نہایت گہری ہے لیکن ان کی اصل ابتدائی اور حقیقی شخصیات پردے میں ہیں۔

دوسری بات یہ کہ ہر جگہ پنچ جاتی کے ہندو اور ان ہی سے مسلمان ہونے والے ان کے عقیدت مندوں میں شامل ہیں۔ دونوں باتوں کے ملانے سے یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ کسی زمانے میں برہمنوں اور دوسری اعلیٰ جاتیوں کے ظلم کے شکار لوگوں میں کوئی ایسے لوگ آئے تھے جو ان سے محبت کرتے تھے اور نفرت کے ماحول میں محبت کا یہ پیغام اتنا جاندار تھا کہ آج تک یہ اسے بھلا نہیں پائے اور یہ اسلام سے قبل کا زمانہ تھا کسی جگہ بھی پنج پیروں کی قبریں نہیں ہیں بلکہ ہر جگہ ان کی زیارتیں بنی ہوئی ہیں۔ جن میں سے بعض بہت قدیم ہیں اور ان کی نسبت ماننے والوں کا صرف یہ کہنا ہے کہ پانچ پیروں نے یہاں قیام کیا تھا۔

## توزک جہانگیری میں ذکر

توزک جہانگیری میں جہانگیر نے اپنے سامنے ایک کاری گر کے ہتے کے چھلکے پر بنی چار تصاویر کا ذکر کیا ہے ہر تصویر میں پانچ آدمی مختلف کام کر رہے ہیں اور ایک تصویر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیٹھے ہیں ایک آدمی آپ کے قدموں میں جھکا ہوا ہے اور ساتھ چار آدمی کھڑے ہیں۔ توزک جہانگیری میں لکھا ہے۔

"چوتھے منظر میں ایک درخت ہے اور اس درخت کے نیچے حضرت عیسیٰ کی صورت بہ حالت نشست نمایاں کر کے دکھائی گئی ہے۔ ایک شخص ان کے پاؤں پر سر رکھے ہوئے ہے۔ ایک بوڑھا آدمی ان سے باتیں کر رہا ہے اور چار آدمی کھڑے ہوئے ہیں

چونکہ اس ملازم شاہی نے ایسا عجیب کارنامہ انجام دیا تھا۔ میں نے اس کو انعام سے اور اس کی تنخواہ میں اضافہ کر کے سرفراز کیا" (۳)

اسلامی لٹریچر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جو حالات بیان ہوئے ہیں ان کا مرکزی مضمون بھی یہ ہے کہ آپ کمزوروں اور زمانے کے ستم رسیدہ لوگوں میں اٹھتے بیٹھتے تھے۔

"احمد نے وھب بن منبہ سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ میں نے مساکین کی محبت اور ان کے لئے رحمت تیرے دل میں ڈال دی ہے تو ان سے محبت کرتا ہے اور وہ تجھ سے۔ اور وہ تجھے امام اور قائد بنانے پر راضی ہیں۔ اور تو ان کو اپنے اصحاب اور تابع بنانے پر۔ (۴)

ابن عساکر نے کعب کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ .... کمزوروں اور زمانے کے ستم رسیدہ لوگوں کے ساتھ بیٹھتے تھے (۵)

البدایہ والنہایۃ میں آپ کی طرف یہ قول منسوب ہے:

"...... لباسی الصوف و شعاری خوف رب العزۃ و جلسائی الزمنی والمساکین۔" (۵)

**پنج پیر یا پانچ پانڈو** جن یادگاروں کو پنج جاتیوں کے لوگ پنج پیر سے منسوب کرتے ہیں برہمن وغیرہ ہندو ان کو پانچ پانڈوں سے منسوب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب پانچ پانڈو بن باس لے کر ایک برس تک ہندوستان کے مختلف علاقوں میں سیاحت کرتے رہے تھے تو وہ ان مقامات پر ٹھہرے تھے۔ افغانستان کے علاقہ پنج شیر کی ایک وجہ تسمیہ ہندو یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ پانچ پانڈو یہاں سے گذرے تھے۔ پشاور میں پنج تیرتھ ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ پانچ پانڈو یہاں ٹھہرے تھے پھر مردان میں پنج پیر کی پہاڑی ہے۔ ایبٹ آباد میں پنج پیر کا تکیہ ہے۔———— اسی طرح مفتی غلام سرور تاریخ مخزن پنجاب میں ٹلہ گنگ کے ذکر میں لکھتے ہیں

"اس پرگنہ میں مسلمان قوم اعوان بہت رہتے ہیں۔ اور ایک پہاڑ سون سکیسر نام یہاں مشہور ہے۔ ہندو کہتے ہیں کہ پانڈو راجے جب جلاوطن ہوئے تو مدت تک وہ اس پہاڑ میں رہتے تھے۔ (۶)

ساری وادی سون میں جگہ جگہ حیات المیر زندہ پیر کے پر اسرار چبوترے اور زیارت گاہیں بنی ہوئی ہیں کوئی حتمی طور پر نہیں جانتا کہ یہ کون سی شخصیت تھی لیکن عوام نے اس سے منسوب مقامات کو اب تک متبرک قرار دیا ہوا

ہے۔ ان کی زیارت چونکہ وادی کے ہر حصہ میں ہے لہٰذا معلوم ہوتا ہے کہ اس بزرگ نے ساری وادی میں جگہ جگہ قیام کیا۔ اس کے علاوہ بھی وادی میں جگہ جگہ چبوترے بنے ہوئے ہیں جس کی اصلیت معلوم نہیں بعض مقامی محققین کے مطابق یہ علاقہ پہلے کشمیری پنڈتوں کی آبادی تھی جس کا ثبوت کشمیری قدیم معبدوں کے آثار کی بڑی تعداد میں موجودگی ہے۔ پانچ پانڈو اور پنج پیر کے مقامات کے اشتراک' ان پانچوں کے سارے ہندوستان کی سیاحت کرنے' شودروں کی حالت بہتر کرنے اور کسی جگہ ان کی طے شدہ قبر نہ ہونے سے یہ نتیجہ بآسانی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ قدیم زمانے میں ان پانچ نے سیاحت کے دوران جگہ جگہ قیام کیا تھا اور لوگوں نے ان مقامات پر یادگاریں بنادیں تو زک جہانگیری کے حوالے اور بدھ صحائف میں مسیح کے شودروں میں قیام نے مزید امکانات واضح کئے کہ ان کے کرداروں کا حضرت مسیح سے تعلق ہے۔ پھر پنج پیر مردان میں "اس مسا" کے غار نے اس امر کی مزید تصدیق کی۔

## ایک عیسائی تنظیم کے ریکارڈ میں مسیح کے سفر ہند کا ذکر

مندرجہ ذیل حوالے کے کئی پہلو تاریخی حقائق سے متصادم ہیں۔ آئندہ کسی شمارہ میں مندرجات کی تفصیلی بحث کی جائے گی۔

(The Mystica Life of Jesus Prosicrucia Press U.S.A کے حوالے سے)

H.Spencer Lewis جو کہ ایک عیسائی Rosicrucian تنظیم سے تعلق رکھتا تھا حضرت مسیح علیہ السلام کے سفر ہند کے بارے میں لکھتا ہے کہ مسیح علیہ السلام دو مجوسیوں کے ساتھ ایک کاروان میں شامل ہو کر مختصر ترین رستے سے جگن ناتھ پہنچے۔ جس کا موجودہ نام پوری ہے جو اس زمانے میں بدھ تعلیمات کا بڑا مرکز تھا۔ اس سفر میں ان کو ایک برس لگا یہاں مسیح نے ایک سال تک بدھ مت کی تعلیم حاصل کی۔ یہاں لاماس نامی ایک استاد سے مسیح کو اس قدر محبت تھی کہ بعد میں آپ نے اس کو فلسطین بھی بلایا کہ وہ وہاں آکر ایسینی برادری میں شامل ہو جائے۔ یہاں سے آپ وادی گنگا گئے اور چند ماہ بنارس میں بھی مقیم رہے۔ یہاں آپ نے اخلاقیات' قوانین فطرت' زبانوں اور اسی طرح کے دوسرے موضوعات کی تعلیم حاصل کی یہیں پر آپ کو ہندو طریقہ علاج سے بہت دلچسپی پیدا ہوئی یہاں آپ نے ادر نامی استاد سے ہندو طب کی مختصر تعلیم بھی حاصل کی جو کہ اپنے زمانے کے عظیم ترین ہندو معالجین میں سے ایک تھا۔ اس کے بعد آپ نے ہندوستان کے دوسرے حصوں کا دورہ کیا اور آپ کا مقصد اس سفر سے آرٹ' قوانین اور عوامی کلچر سے آگاہی حاصل کرنا تھی پھر آپ جگن ناتھ کی خانقاہ میں لوٹ آئے۔ جہاں آپ نے مزید دو برس گذارے۔ یہاں پہلی مرتبہ آپ کو تمثیلوں اور کہانیوں کے ذریعہ تربیت دینے کا موقع ملا۔ بنارس کے استادوں اور علماء کے ساتھ روابط کے باعث لاہور کا ایک بڑا پنڈت آپ کو ملنے آیا اور آپ کو اپنا طریقہ تدریس

تبدیل کرنے اور پنچ جاتیوں اور عوام الناس میں سفر کرنے سے روکنے کے لئے قائل کرنا چاہا لیکن آپ نے اس کی بات نہ مانی اور پنڈتوں کے تحائف کو بھی رد کر دیا انہی دنوں آپ کو گلیل سے یہ اطلاع ملی کہ (آپ کی والدہ کے شوہر) یوسف نجار وفات پا گئے ہیں۔ قاصدوں نے اطلاع دی کہ آپ کی والدہ کو سخت صدمہ ہے اور چونکہ آپ کی بھی ان کو کوئی اطلاع نہیں اس لئے وہ نہایت غمگین ہیں۔

ایچ سپنسر کے بقول مسیح نے اپنی والدہ کو جو جواب دیا وہ آج بھی ریکارڈ پر ہے "اس پیغام کے مختلف تراجم کے مطابق جو آپ نے اپنی والدہ کو اپنی قاصدوں کے ذریعے بھجوایا خط یوں شروع ہوتا ہے: "پیاری والدہ غم نہ کریں اور یوں ختم ہوتا ہے" مجھے یقین ہے کہ میرے بھائی آپ کا اور آپ کی ضروریات کا خیال رکھیں گے اور میں ذہنی اور روحانی طور پر ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں آپ کا بیٹا یوسف (مصنف کے بقول آپ ان دنوں یوسف کا نام استعمال کرتے تھے) یہ خط اور دوسری تحریرات جو آپ نے آنے والے سالوں میں لکھیں ان کو احتیاط سے محفوظ کر لیا گیا۔

قدیم ریکارڈ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ نے ....... تعلیم کو ہندوستان میں مکمل کر لیا تو پھر آپ نے تبت اور لہاسہ کا سفر کیا۔ ابھی آپ ہندوستان میں ہی تھے کہ لہاسہ کے ایک بدھ معبد سے ایک قاصد آپ کے پاس کچھ صحائف لایا جو منگ تسے نے بھیجے تھے۔ جو تمام بدھ علماء میں سب سے بڑا خیال کیا جاتا ہے۔ ایک قابل لحاظ مدت تک قاصد لہاسہ سے آپ کے لئے صحائف لاتے رہے اور شاید یہ تعلق ہی آپ کے سفر لہاسہ کا باعث بنا۔

بہر حال جگن ناتھ سے آپ واپس مغرب کی طرف ایران چلے گئے..... وہاں سے عراق میں بابل سے ہوتے ہوئے یونان وہاں سے اسکندریہ اور وہاں سے اسینیوں کے مرکز ہیلی پولس میں آ گئے۔ (جاری)

## حوالہ جات

(۱) دائرہ معارف اسلامیہ صفحہ ۴۹۱ (۲) بنگال حصہ اول Census of India 1901 صفحہ ۱۵۸ (۳) تُوزکِ جہانگیری حصہ اول صفحہ ۳۹-۴۰۳-۳۴۳ از شہنشاہ نورالدین جہانگیر (۴،۵) درِمنثور جلد دوم صفحہ ۲۹ (۶) تاریخ مخزنِ پنجاب صفحہ ۳۱۶ از مفتی غلام سرور مطبوعہ ۱۸۶۷ء۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔ "حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر شان بزرگ ہے اور اس آفتاب صداقت کی کیسی اعلیٰ درجہ پر روشن تاثیریں ہیں جس کا اتباع کسی کو مومن کامل بناتا ہے کسی کو عارف کے درجے تک پہنچاتا ہے کسی کو آیت اللہ اور حجت اللہ کا مرتبہ عنایت فرماتا ہے اور محامد الٰہیہ کا مورد ٹھہراتا ہے۔"

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ ۲۷۰-۲۷۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

# بلا تبصرہ

مرسلہ: ریاض محمود باجوہ (شعبہ تاریخ احمدیت)

○

## "تمام بندے اللہ کا کنبہ ہیں"

جناب ڈاکٹر رشید احمد جالندھری مدیر اعلیٰ "المعارف" لاہور تحریر کرتے ہیں:۔

"مذہب کا یہ بلند تصور کہ "تمام بندے اللہ کا کنبہ ہیں" انسان کو مخلوط معاشروں میں امن و آشتی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا درس دیتا ہے اور خدمت خلق کو زندگی کی ایک بلند قدر شمار کرتا ہے' کہا جاتا ہے کہ قاری عبدالرحمٰن پانی پتی نے جو گزشتہ صدی کے ارباب صدق و صفا میں سے تھے' ریل گاڑی میں اپنے چند ہندو ہم سفر ساتھیوں کے کہنے پر لیٹنے سے اس لیے انکار کر دیا کہ ایسا کرنے سے ان کے پاؤں کا رخ ان کے ہندو ساتھیوں کے چہروں کی طرف ہو رہا تھا اور یہ امر قاری صاحب کو گوارا نہیں تھا' ان کا کہنا تھا: "میرا مذہب اجازت نہیں دیتا کہ کسی انسان کے چہرے کی بے ادبی کروں' ہم ہر شخص کے چہرے کا احترام کرتے ہیں۔" (۵) مذہب کا یہی لطیف تصور ہے جو دو مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو امن و آشتی سے رہنے کا درس دیتا ہے' لیکن جب کبھی دنیاداروں اور کم ظرفوں نے مذہب کو اس کی بلندیوں سے نیچے اتارنے کی کوشش کی' تو ایک ہی مذہب کے ماننے والے دو آدمی بھائی بھائی بن کر ایک جگہ نہ بیٹھ سکے اور انسانی بستیاں ویران ہونے سے نہ بچ سکیں۔" ("المعارف" لاہور ماہ اپریل۔ جون ۱۹۹۸ء صفحہ ۹۰)

○

## امتحانات میں نقل کے اسباب

ماہنامہ "قندیل نو" لاہور اپنی ایک اشاعت جولائی ۱۹۹۸ء میں مذکورہ بالا عنوان کے تحت لکھتا ہے کہ:۔

"ہمارے معاشرہ میں اپنے آپ کو دوسروں کے ہم پلہ یا برتر ثابت کرنے کے لئے اپنی بساط سے بڑھ کر کام کرنے کا رواج بھی عام ہے۔ ہم عملی زندگی میں یعنی روز مرہ کے معاملات میں بھی ہر قدم پر دوسروں کی نقل کرنے کے عادی ہو چکے ہیں اور تو اور ہم اصلی چیزوں کی ہو بہو

نقل تیار کر کے مارکیٹ میں اچھے داموں فروخت کرنے کے ماہر مانے جاتے ہیں تو ہمارا طالب علم جو کہ ہماری امیدوں کا مرکز ہے وہ کیونکر نقل سے بچ سکتا ہے۔ اسے یہ رجحان گھر سے، گلی سے، محلّہ سے، سکول، کالج، بازار، غرضیکہ تمام معاشرہ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ اس کی تربیت ہی ایسے ماحول میں ہو رہی ہے کہ جہاں ہر طرف نقال بکھرے پڑے ہیں۔ ایسے میں ہم اس سے نقل کے سوا اور کس بات کی توقع کر سکتے ہیں؟" (صفحہ ۲۶)

○

## ایک نازیبا رجحان

ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور جولائی ۱۹۹۸ء میں مذکورہ بالا عنوان کے تحت لکھتا ہے کہ:-

"چند سال سے عید میلاد منانے کے لئے جو جلوس نکالے جاتے ہیں ان میں رفتہ رفتہ وہ تقدس وہ احترام ناپید ہوتا جا رہا ہے۔ اور سوقیانہ حرکتوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ میلاد کے جلوسوں میں بھنگڑا اور لڈی، فلمی گانے، مردوں اور عورتوں کا اختلاط۔ یہ چیزیں قطعاً اسلام گوارا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ہم اللہ تعالیٰ کے غضب کو اور اس کے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کو مول لینے کا سامان بہم پہنچا رہے ہیں۔ اہل حل و عقد اور ارباب اثر و نفوذ کا فرض اولین ہے کہ اس تقریب کے تقدس کو ہرگز ہرگز آلودہ نہ ہونے دیں اور بد تمیزی کی اٹھتی ہوئی ان موجوں کو اسی وقت ختم کر دیں۔" (صفحہ ۲۶)

○

## آزادی کا نیا مفہوم

"جناب صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی صاحب اپنے ایک مضمون بعنوان "جس کی حکمت نے یتیموں کو کیا در یتیم" میں لکھتے ہیں:-

"آج اگر ہر طرف آزاد دنیا کے چرچے ہیں تو اس آزادی کا اس سے زیادہ کوئی مفہوم نہیں کہ ذہن انسانی تو آج بھی مقید ہے البتہ اس کی ہوس کو ہر اخلاقی ضابطے سے آزادی مل گئی ہے۔ اس کی خواہشات پر کوئی قدغن نہیں۔ اس کے اختیارات کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں۔ اسے امن عالم درہم برہم کرنے کی مکمل آزادی ہے۔ بالادست قوتوں کو ہر غریب اور پسماندہ

قوم کی آزادی و خود مختاری ختم اور سلب کریگی "آزادی" ہے آج بھی ہر فیصلہ طاقت کی بنیاد پر اور دولت کے بل بوتے پر کروایا جاتا ہے۔ آج قانون "جرم" دیکھ کر نہیں "مجرم" کو دیکھ کر حرکت میں آتا ہے۔ کوئی نہ ماننے پر تل جائے تو اس کی مرضی ورنہ وہی انقلاب "انقلاب کامل" تھا جو انسان کامل ؐ کے ہاتھوں پندرہ صدیاں قبل برپا ہوا۔ جس کے نتیجے میں لفظ و معنی کے درمیان سب فاصلے مٹ گئے۔ مساوات کا مطلب تھا تمیز بندہ و آقا کا خاتمہ' آزادی کا معنی تھا صرف ایک خدا کی بندگی اور امن کا مفہوم تھا رحمتہ للعالمین ؐ ۔ مساوات کا یہ مطلب نہیں کہ خیرو شر حق و باطل اور نیکی و بدی کی تمام حدیں مٹا دی جائیں۔ آزادی کا یہ معنی نہیں کہ خواہشات نفس کی غلامی میں آکر جو چاہو کرتے پھرو اور امن کا یہ مفہوم نہیں کہ دو بڑی طاقتیں مل کر پوری دنیا کو امن کے نام پر امن سے محروم کر دیں۔" (ضیائے حرم لاہور جولائی ۱۹۹۸ء صفحہ ۳۴)

## محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد وفات پاگئے

مؤرخہ ۳۰ر اگست ۱۹۹۸ء کو جماعت احمدیہ اسلام آباد کے سابق امیر نیویارک میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بڑے مخلص اور اعلیٰ درجہ کے مدبر و منتظم تھے۔ ۱۹۹۱ء میں قائمقام امیر مقرر ہوئے اور ۱۹۹۲ء سے تادمِ آخر امیر کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ مؤرخہ ۴ر ستمبر کو ربوہ میں بعد نمازِ جمعہ موصوف کی نمازِ جنازہ ہوئی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے اس لئے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ ادارہ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ محترم چوہدری صاحب کی وفات پر ان کے اہل و عیال اور جملہ رفقائے کار سے تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے قرب خاص سے نوازے اور ان کے اہل و عیال کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

(نوٹ) چوہدری صاحب مرحوم کے بارہ میں ایک قرارداد بھی موصول ہوئی ہے جس میں مجلس انصاراللہ اسلام آباد شرقی کے اراکین نے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

## محترم سعید افضال احمد بٹ صاحب خیرپور میرس کی وفات

مکرم محبوب احمد شاہ صاحب زعیم خیرپور میرس سندھ نے اطلاع دی ہے کہ جماعت احمدیہ خیرپور میرس کے مخلص رکن اور داعی الی اللہ محترم سعید افضال احمد بٹ صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مستعد' با اثر' دلیر اور خوش خلق انسان تھے ایک لمبے عرصہ تک صدر جماعت احمدیہ بھی رہے اچھی سیرت رکھنے والے احمدیت کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ حلقہ احباب خوب تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب خاص سے نوازے اور اہل و عیال اور جملہ اعزہ و اقارب کو صبر جمیل سے نوازے۔ (ایڈیٹر)

# تربیتی اجتماع مجلس انصار اللہ حلقہ کریم نگر فیصل آباد

مجلس انصار اللہ حلقہ کریم نگر فیصل آباد نے ایک تربیتی اجتماع کا پروگرام ترتیب دیا۔ اس تقریب کے لئے گٹ والا فیصل آباد کے وسیع و عریض دلکش اور سبزہ زار پکنک پوائنٹ پارک کا انتخاب کیا پارک کے اندر بانسوں کے ذخیرہ کے درمیان اس تقریب کے لئے جگہ لی گئی۔

## حلقہ کریم نگر میں پروگرام

بیت الحمد کریم نگر فیصل آباد میں مورخہ ۹۸-۵-۲۹ صبح ۸-۳۰ بجے تا ۹ بجے تلاوت۔ عہد۔ نظم۔ ۹ بجے تا ۹-۱۵ تک۔ علم انعامی لہرانے کی تقریب۔ پروگرام کے بارہ میں ہدایات۔ زعیم اعلیٰ ۹-۴۵ تا ۱۰ بجے افتتاحی خطاب و دعا۔ صدر اجلاس محترم امیر ضلع فیصل آباد منعقد ہوا۔

## گٹ والا پارک میں پروگرام

محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ پاکستان کے ہمراہ قائدین پر مشتمل مرکزی وفد ۱۱-۰۰ بجے پہنچا۔ طعام۔ نماز جمعہ و عصر کے بعد تربیتی اجلاس ہوا۔ جس میں حفظان صحت پر محترم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب نے تقریر کی۔ اور محترم شیخ رفیق احمد طاہر ناظم علاقہ نے مجلس کی رپورٹ پیش کی۔

## ریکارڈنگ ایم ٹی اے

پروگرام کو ایم ٹی اے کی ٹیم نے حسب ارشاد مکرم ناظر صاحب اشاعت ریکارڈ کیا۔ حسب پروگرام بیت الحمد کریم نگر سے کاروائی کا آغاز ہوا۔ مجلس کے انصار کے علاوہ۔ شہر فیصل آباد کے جملہ زعماء اعلیٰ۔ ناظم صاحب ضلع۔ شہر کے جملہ قائدین خدام الاحمدیہ۔ قائد صاحب ضلع و قائد صاحب علاقہ نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ قافلہ پروگرام کے مطابق گاڑیوں پر روانہ ہوا اور گٹ والا کے وسیع۔ دلکش سبزہ زار پارک میں پہنچا۔ ٹھیک گیارہ بجے جناب محترم صدر مجلس انصار اللہ پاکستان کی قیادت میں قائدین پر مشتمل وفد گٹ والا پارک پہنچا۔ جس کا مقامی مجلس عاملہ اور نمائندگان بہ معیت امیر صاحب ضلع نے استقبال کیا۔

اس موقعہ پر ورزشی مقابلہ گولہ پھینکنا کروایا گیا جس میں ۱۴ انصار صف دوم نے حصہ لیا مندرجہ ذیل نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ اول: مکرم خواجہ مسعود احمد صاحب۔ دوم: چوہدری عبدالصمد صاحب۔ سوم: ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب صف اول

پروگرام کے مطابق تربیتی اجلاس بعد نماز جمعہ و عصر منعقد ہوا جناب صدر صاحب مجلس انصار اللہ پاکستان نے

(باقی صفحہ ۳۹ پر)

# سالانہ اجتماع انصاراللہ ضلع لاہور کا انعقاد

انصاراللہ ضلع لاہور کا سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے ۵-۶ ستمبر ۱۹۹۸ء دارالذکر لاہور میں منعقد ہوا۔ اس کا پہلا حصہ ۱۳ اپریل ۱۹۹۸ء کو پکنک کی صورت میں جلو پارک لاہور میں رکھا گیا جس میں پکنک کے ساتھ ساتھ ورزشی مقابلے بھی کروائے گئے۔ ورزشی مقابلہ جات میں رسہ کشی۔ فٹ بال۔ گولہ پھینکنا۔ دوڑ۔ کلائی پکڑنا۔ جوگنگ۔ کراس کنٹری ریس۔ اور بیت بازی شامل تھے صبح ۹.۰۰ بجے سے ۲.۰۰ بجے تک پروگرام جاری رہا اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد کھانے کا اہتمام تھا کھانے کے بعد دعا کے ساتھ پکنک کا اختتام ہوا۔

۵-۶ ستمبر ۱۹۹۸ء کو اجتماع کا دوسرا حصہ تھا نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد مقابلہ جات ۵ ستمبر شام ساڑھے سات بجے شروع ہوئے افتتاح مکرم عبدالحلیم طیب صاحب ناظم انصار اللہ علاقہ نے کیا یہ مقابلے رات ۱۰-۳۰ تک جاری رہے۔ اگلے دن صبح نماز تہجد سے پروگرام کا آغاز ہوا نماز فجر کے بعد سیر اور کھانے کا وقفہ تھا۔

## اجلاس اول

۶ ستمبر کو پہلا اجلاس صبح ۹-۳۰ بجے شروع ہوا جس کی صدارت محترم چوہدری اعجاز نصراللہ خاں صاحب نائب امیر ضلع لاہور نے کی تلاوت، عہد اور نظم کے بعد پرچہ ذہانت لیا گیا ۵۰۰ کی تعداد نے حل شدہ پرچے واپس کئے اس کے فوراً بعد سوال و جواب کا دلچسپ پروگرام تھا مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (دعوت الی اللہ) اور مکرم مولوی محمد اعظم اکسیر صاحب قائد اصلاح و ارشاد نے سوالوں کے جواب دیئے۔

## اجلاس دوم

اجلاس کی کاروائی محترم میجر عبداللطیف صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ لاہور کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم مولوی محمد اعظم اکسیر صاحب نے دعوت الی اللہ کے باره میں بعض ایمان افروز اور دلچسپ واقعات بتائے بعد ازاں جناب ثاقب زیروی صاحب نے اپنے حالات زندگی ور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ..... کی شفقتوں کا ذکر کیا۔ جس کے بعد محترم قائمقام امیر صاحب نے انصار سے دعوت ل اللہ کے میدان میں مزید محنت کرنے کی طرف توجہ دلائی اس اجلاس کے بعد طعام اور نماز ظہر و عصر کا پروگرام سر جام پایا۔

## ختتامی اجلاس

اجلاس سوم اختتامی اجلاس کی کاروائی محترم مولوی محمد اعظم اکسیر (مرکزی نمائندہ) کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت عہد اور نظم کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے اپنی تقریر میں احباب کو

دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں توجہ دلائی اور آنحضورؐ اور آپ کے صحابہؓ کرم کی اس سلسلہ میں مثالیں دیں۔ اس کے بعد تقسیم انعامات کا پروگرام تھا علمی مقابلہ جات جن میں تلاوت۔ نظم۔ تقریر۔ مضمون نویسی اور بیت بازی شامل تھے۔ حسن کارکردگی زعامت علیا حاضری مجالس اور حسن کارکردگی نائب ناظمین ضلع بھی شامل تھی۔ ضلع لاھور کے چھ نائب ناظمین جن میں محترم شیخ ریاض محمود صاحب (منتظم اعلیٰ اجتماع) محترم محمد رشید احمد صاحب (بہترین داعی الی اللہ) محترم محمد سلیم صدیقی صاحب (بہترین نگران) محترم محمد سرور ظفر صاحب۔ خاکسار کریم احمد خان (بہترین نائب ناظمین) اور محترم الیاس خان صاحب شامل تھے کو خصوصی انعام کے ذریعہ نوازا گیا۔

تقسیم انعامات کے بعد صدر اجلاس (نمائندہ مرکز) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رفقاء سے ایک رفیق حضرت سید سرور شاہ..... کی سیرت پر مفصل تقریر کی نمائندہ مرکز نے اپنے خطاب میں بتایا کہ کس طرح سے خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے والوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا سلوک ہوتا ہے آخر میں حاضرین کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور دعا کے ساتھ یہ پروگرام ۴:۰۰ بجے اختتام پذیر ہوا۔ ۵ ستمبر کے علمی پروگرام میں حاضری ۱۶۳ انصار ۶ ستمبر نماز تہجد کے لئے حاضری ۴۱ انصار اجلاس اول کے دوران حاضری ۵۶۰ انصار اختتامی اجلاس میں حاضری ۷۶۵ انصار تعداد شامل زعامت علیا ۱۰۰ فیصد ۱۹ دیہاتی مجالس ۱۰۰ فیصد ۱۲۔ سالانہ اجتماع کے لئے ناظم ضلع کے نائبین محترم شیخ ریاض محمود صاحب۔ محترم محمد سلیم صدیقی صاحب۔ محترم منور قیصر صاحب۔ محترم سرور ظفر صاحب۔ محترم مسعود اقبال صاحب۔ محترم رشید خالد صاحب۔ محترم تبسم مقصود صاحب۔ محترم چوہدری خلیل احمد صاحب۔ محترم نیاز احمد صاحب۔ محترم میاں احمد سعید صاحب۔ محترم میاں مبارک علی صاحب۔ محترم محمد اسلم بھروانہ صاحب۔ محترم پروفیسر محمود احمد صاحب۔ محترم مبشر دہلوی صاحب نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے آمین مرسلہ : کریم احمد خان نائب ناظم عمومی انصاراللہ ضلع لاہور

---

(از صفحہ ۳۷)

اختتامی خطاب فرمایا بعض تربیتی امور اور دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں آپ نے خصوصی توجہ دلائی دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا ارد گرد سے پکنک پر آئے ہوئے احباب انصاراللہ کے اس تربیتی پروگرام اور نماز جمعہ کے منظر کو دیکھ کر بڑے متاثر ہوئے اور بعض احباب نے معلومات حاصل کیں۔ اس تقریب میں کل حاضری ۹۸ تھی مجلس انصاراللہ کریم نگر کے ۷۰ انصار میں سے ۶۱ حاضر تھے اس میں تین نو مبائعین بھی شامل تھے۔

ایم ٹی اے کی ٹیم نے علاوہ پروگرام گٹ والا پارک کے خوبصورت اور دلکش مناظر بھی ریکارڈ کئے الحمدللہ کہ یہ اجتماع و پکنک نہایت ہی کامیاب رہی۔ مرسلہ : حافظ محمد اکرم حفیظ زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد

## ایک ضروری تصحیح

ماہ اکتوبر کے شمارہ میں "حضرت مولانا محبوب عالم صاحبؓ" کے بارہ میں جو مضمون شائع ہوا ہے اس میں مضمون نگار نے موضع بینساں کے راجو بانیاں کی مخالفت کے نتیجہ میں راجو بانیاں اور اس کے اہل و عیال کی ہلاکت کا ذکر کیا ہے۔

اب مضمون نگار نے لکھا ہے کہ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ درست نہیں اس موضع میں اور راجو نامی افراد بھی تھے جو سب مخالف تھے اور کسی غلط فہمی سے راجو بانیاں کے اہل و عیال کی ہلاکت کا ذکر کیا گیا ہے جو خلاف واقعہ ہے۔ راجو بانیاں تو اپنی مخالفت کے باعث اپنے انجام کو پہنچا مگر اس کی اولاد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ اور وہ بچ گئے اس طرح یہ بھی احمدیت کی صداقت کا نشان ہے۔ اس وقت راجو بانیاں کی اولاد در اولاد آزاد کشمیر کے علاقہ گوئی اور ربوہ میں موجود ہے۔ مضمون مذکورہ میں اس غلطی پر مضمون نگار نے معذرت کی ہے ادارہ بھی اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔ قارئین درستی فرمالیں۔ (ادارہ)

— از صفحہ ۲۱ —

## حوالہ جات

(۱، ۲) سیرت حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ ۳۷۰ تا ۳۷۲ مولفہ حضرت مولانا یعقوب علی عرفانی ....

(۳، ۴، ۵) سیرت مسیح موعودؑ صفحہ ۷۵ تا ۷۷ مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی ....

(۶) سیرت المہدی صفحہ ۲۲، ۲۳ مولفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد .....

(۷) سیرت حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۳۷۷ مولفہ حضرت مولانا عرفانی ..... جلد سوم

(۸) سیرت المہدی جلد اول صفحہ ۵۴، ۵۵

(۹) سیرت حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۳۷۹ مولفہ حضرت مولانا عرفانی ..... جلد سوم،

(۱۰) سیرت حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۳۸۳ تا ۳۸۵ مولفہ حضرت مولانا عرفانی .. جلد سوم،

(۱۱) 〃 〃 〃 صفحہ ۳۸۵ 〃 〃 〃 〃 〃

(۱۲+۱۳) سیرت حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۳۸۹-۳۹۰ مولفہ حضرت مولانا عرفانی ..... جلد سوم

# شمع تابندہ تر ہوئی اپنی

شورِ شیون میں گم ہنسی اپنی
اپنا غم ہے نہ ہے خوشی اپنی

یوں مرے اختیار میں کیا ہے
موت اپنی نہ زندگی اپنی

جس کے ہم ہیں اسی کی خاطر ہے
دوستی اپنی دشمنی اپنی

راہ اپنی ہے راہبر اپنا
اور سرِ راہ روشنی اپنی

ہے جماعت سے دل کی جمعیّت
ہے امامت میں دلبری اپنی

ایک دھاگے میں جب پروئے گئے
ہے یہی خوبصورتی اپنی

ایک مرکز پہ جب ہوئی مرکوز
شمع تابندہ تر ہوئی اپنی

اپنی طاقت کبھی خلافت تھی
اب بھی تاب و تواں یہی اپنی

عبدالمنان ناہید

MONTHLY ANSARULLAH Rabwah
EDITOR: NASRULLAH KHAN NASIR
Reg. No. CPL - 92 November 1998.

# واقفین نو کو تقویٰ کے زیور سے آراستہ کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"واقفین نو کی جو فوج ہے اس پر آئندہ بیس سال تک بہت بڑی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں اور اس پہلو سے میں جماعت کے اس حصے کو نصیحت کرتا ہوں جس کو خدا تعالیٰ نے وقف نو میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی کہ وہ تحریک جدید کی ہدایات کے مطابق اپنے بچوں کی تیاری میں پہلے سے زیادہ بڑھ کر سنجیدہ ہو جائیں۔ اور بہت کوشش کر کے ان واقفین کو خدا تعالیٰ کی راہ میں عظیم الشان کام کرنے کے لئے تیار کرنا شروع کریں۔ فرمایا یہ بچے قربانی کے مینڈھے سے بہت زیادہ عظمت رکھتے ہیں اور ان کے ماں باپ کو اس سے بہت زیادہ محبت سے ان کو خدا کے حضور پیش کرنا چاہیے جتنی محبت سے خدا کی راہ میں بکرا ذبح کرنے والا اس کی تیاری کرتا ہے یا مینڈھے کی تیاری کرتا ہے۔ ان کا زیور کیا ہے؟ وہ تقویٰ ہے۔ تقویٰ ہی سے یہ سجائے جائیں گے۔ اس لئے سب سے زیادہ اہمیت اس بات کی ہے کہ ان واقفین نو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں۔ ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجہ میں ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں۔ ان پر اس طرح پوری توجہ دیں جس طرح ایک بہت ہی عزیز چیز کو ایک بہت عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جا رہا ہو۔ اور اس طرح ان کے دل میں تقویٰ بھر دیں کہ پھر یہ آپ کے ہاتھ میں کھیلنے کی بجائے براہ راست خدا کے ہاتھ میں کھیلنے لگیں۔ اور جس طرح ایک چیز دوسرے کے سپرد کر دی جاتی ہے تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے آپ یہ بچے شروع ہی سے خدا کے سپرد کر سکتے ہیں اور درمیان کے سارے واسطے اور سارے مراحل ہٹ جائیں گے۔ رسمی طور پر تحریک جدید سے بھی واسطہ رہے گا اور نظام جماعت سے بھی واسطہ رہے گا مگر فی الحقیقت بچپن ہی سے جو بچے آپ خدا کی گود میں لا ڈالیں خدا خود ان کو سنبھالتا ہے اور خود ہی ان کا انتظام فرماتا ہے خود ہی ان کی نگہداشت کرتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء)